Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد
59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
31

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

23 شعبان 1431 ہجری۔ 5 ظہور 1389 5/ اگست 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو

ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَ الْفُرْقَانِ ج فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُاللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَایُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَوَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوااللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰیکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّی قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ وَلْیُؤْمِنُوْابِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ (سورۃ البقرہ: ۱۸۴-۱۸۷)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کردئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کردینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......" عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِی اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔ (بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ)

ترجمہ: " حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ بیکار ہے۔"

☆......عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ: کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ: اِنِّی صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَاللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا اِذَا اَفْطَرَفَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ۔ (بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شُتِمَ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں۔ مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اسکی جزا بنوں گا یعنی اسکی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے، پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور وشر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جسقدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا اُنہیں مل جاوے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۰۲ جدید ایڈیشن)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ مارچ واپریل 2010ء کی مختصر رپورٹ

نواحمدیوں کے خلافت سے محبت اور اخلاص ووفا کے اظہار اور اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت اور یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ کے مظہر روح پرور واقعات

اٹلی میں اسلام احمدیت کے نفوذ کی مختصر تاریخ۔ بیت التوحید (اٹلی) میں حضور انور ایدہ اللہ کا ورود مسعود، والہانہ استقبال،

جماعت اٹلی کی طرف سے استقبالیہ تقریب میں مختلف علاقوں کے میئرز اور دیگر معززین کی شمولیت اور حضور انور کی اٹلی آمد پر خوش آمدید۔

استقبالیہ تقریب میں حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب۔ اسلام کی پُر امن تعلیمات کا خوبصورت تذکرہ۔

احباب جماعت اور دیگر معززین کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقاتیں۔ تقریب آمین

فرانس اور اٹلی کے سفر کی نہایت دلچسپ اور ایمان افروز تفصیلات

(رپورٹ: منیر احمد جاوید۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

چوتھی قسط

12/اپریل 2010ء

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ 12 اپریل 2010ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سپین کے راستہ فرانس کے جنوب کے علاقہ میں رونق افروز ہوئے۔ جہاں پر پہلے ہی احباب جماعت احمدیہ فرانس حضور انور کا استقبال کرنے کے لئے 12 بجے پہنچ چکے تھے۔ حضور انور کا قافلہ ایک بج کر 20 منٹ پر سپین اور فرانس کی سرحد پر واقع ایک جگہ Aire de village de catalal پہنچا۔ حضور انور نے استقبال کے لئے فرانس سے آئے ہوئے احباب جماعت کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ 20 منٹ کے وقفہ کے بعد حضور انور کا قافلہ احباب جماعت فرانس کے ساتھ اس مقام کی طرف روانہ ہوا جس کا نام Menton ہے۔ جو یہاں سے 520km پر واقع ہے۔

اس شہر تک پہنچنے کے لئے فرانس کے مشہور علاقہ Cote d' azur سے گزرتے ہیں جو اپنی خوبصورتی کی وجہ سے ساری دنیا میں مشہور ہے۔ راستہ میں دوپہر کے کھانے کے لئے ایک جگہ Villeneue des bezier پر انتظام کیا گیا تھا۔ یہیں پر سوا تین بجے نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔ یہ شہر آٹھویں صدی میں مسلمانوں کے پاس تھا۔ 25 سال تک مسلمانوں کی اس پر حکومت رہی۔ حضور انور نے نماز ظہر وعصر کی ادائیگی سے پہلے قبلہ کی سمت کا جائزہ لیا اور اپنے ذاتی compass سے اس میں درستی کروائی۔ دوپہر کا کھانا ایک مقامی ڈش پر مشتمل تھا جو مراکش کے ایک دوست نے تیار کی تھی۔

کھانے کے بعد حضور انور نے اس جگہ کے بارہ میں محترم امیر صاحب فرانس سے چند معلومات دریافت فرمائیں۔ جس پر انہوں نے بتایا کہ یہ halls مختلف receptions وغیرہ کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

تقریباً ایک گھنٹہ 40 منٹ کے بعد قافلہ یہاں سے روانہ ہوا اور Nimes, Norbonne اور Montpellier کے علاقوں سے گزرا۔ Norbonne کا شہر 40 سال تک مسلمانوں کے پاس رہا ہے۔ Montpellier میں یورپ کا سب سے پرانا Medical College ہے جو 1220 عیسوی میں بنایا گیا تھا۔ Aire d' chambarette کے مقام پر چائے کا وقفہ کیا گیا۔ جماعت احمدیہ فرانس کی ضیافت کی ٹیم پہلے سے وہاں موجود تھی۔ اس Restaurant کی ڈائریکٹر مادام Micheal نے بہت تعاون کیا اور تمام Family کو پردہ کی اوٹ میں چائے مہیا کی۔ بعد میں قافلہ Marseille کے قریب سے گزرا اور Cannes اور Nice کے علاقوں سے گزرتا ہوا رات 9:30 کے قریب Menton شہر پہنچا۔ نیس (Nice) فرانس کے جنوب میں واقع اس کا دوسرا بڑا شہر اور مشہور بندرگاہ ہے۔ اسے عجائب گھروں اور آرٹ گیلریوں کی وجہ سے شہرت حاصل ہے۔ یہاں کی خوشگوار فضا اور پہاڑوں سے گھرا ہوا ماحول سیاحوں کو بہت پسند ہے۔ یہاں سیاحوں کو دیکھنے کے لئے ایک تو میٹسی میوزیم (Matisse Mueseum) ہے جو کہ 17ویں صدی کا ایک عالی شان محل ہے جس میں عظیم فرانسیسی مصور ہینری میٹسی (Henri Matisse) کی 40 سے زائد پینٹنگز اور ڈرائینگز موجود ہیں۔

دوسرے رومی آثار قدیمہ (The Ancient Roman Ruins) ہیں جو شہر کے شمالی جانب ایک میل کے فاصلہ پر واقع ایک قدیمی قصبہ سائمنر (Cimiez) میں ہیں۔

تیسرے یہاں فرانس کا ایک عالمی شہرت یافتہ چرچ ہے جسے رشین کتھیڈرل (The Russian Cathedral) کہتے ہیں۔

یہاں جن مختلف شہروں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے بعض میں خلافت خامسہ کے دور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 19 پھل جماعت کو عطا ہوئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْوَبَارِکْ وَثَبِّتْ اَقْدَامُھُمْ۔

Menton کے جس ہوٹل میں حضور انور نے رات قیام فرمایا اس کا نام Aiglon ہے اس کے ساتھ ملحقہ ریسٹورنٹ Riaumont میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے قافلہ نے رات کا کھانا کھایا۔ یہ ہوٹل جو کہ سمندر سے تقریباً 150 میٹر کے فاصلہ پر ہے، Soyeux خاندان کی ملکیت ہے جو تین صدیوں سے ریشم کا کاروبار کرتے رہے ہیں۔

اس ہوٹل کی عمارت میں 1880ء میں Riaumont نام سے ایک ویلا تعمیر کیا گیا جسے بعد میں تھری سٹار ہوٹل میں تبدیل کر دیا گیا لیکن اس کی رہائش خوبصورتی اور آرٹ کو بعینہٖ محفوظ رکھا گیا ہے۔ اس ہوٹل میں آ کر ٹھہرنے والوں میں سے 70 فیصد لوگ تین مرتبہ سے زیادہ دفعہ یہاں آ چکے ہیں۔

حضور انور ہوٹل میں تشریف لائے اور بعض کمروں کا جائزہ لیا۔ بعد ازاں حضور انور نماز مغرب وعشاء پڑھانے کے بعد جب اپنے کمرہ میں تشریف لے جانے لگے تو آپ ہوٹل کے بڑے Lounge میں تشریف لے گئے جہاں پر ہوٹل میں مقیم لوگوں کے لئے ناشتے کا انتظام ہوتا ہے۔ یہ Lounge قدیم طرز تعمیر کی عکاسی کرتا ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ محترم امیر صاحب نے عرض کی کہ یہ ہوٹل کے Clients کے لئے ہے جو یہاں ناشتہ کرتے ہیں۔ کیونکہ حضور انور کے ناشتہ کا انتظام دوسری جگہ پر تھا اس لیے حضور نے فرمایا کہ کیا ہم ان کے Clients نہیں ہیں؟ بعد میں حضور اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔ حضور کے جانے کے بعد محترم امیر صاحب نے ہوٹل کے Director سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے کل صبح کسی کو اس Lounge میں ناشتہ کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ صرف آپ کے خلیفہ اور ان کی Family ممبرز یہاں ناشتہ کریں گے۔ دوسری صبح Lounge کے دروازے پر RESERVED کا بڑا سا Sign Board لگا ہوا تھا۔

تقریباً 15 منٹ کے بعد رات کے کھانے کے لئے حضور انور تشریف لائے اور Riaumont ریسٹورنٹ میں کھانا تناول فرمایا۔ مراکش کی ایک خاتون نے مقامی ڈش تیار کی تھی جو کھانے میں پیش کی گئی۔ ہوٹل والوں نے اپنے کچن میں پاکستانی ڈش بنانے کی سپیشل اجازت بھی دی جو عملاً ناممکن بات تھی۔ شام کے کھانے کے بعد حضور انور اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔ رات کو جب خدام نے Security کی Duty دینی شروع کی تو Director نے کہا کہ آج کی Security آپ ہی کریں۔ میں اپنی Security والوں کو کہتا ہوں کہ وہ چھٹی کریں۔ ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا کہ آپ کے خلیفہ میں ایسی کشش ہے جو مجھے کھینچتی ہے اور ادب سے کھڑے ہونے پر مجبور کر دیتی ہے۔ اس بات کا اظہار بعض دوسرے غیر مسلموں نے بھی کیا۔

13 اپریل 2010ء

بروز منگل کو حضور انور ایدہ اللہ نے 5:52 پر فجر کی نماز ادا کی۔ صبح کے ناشتہ کے لئے حضور انور ساڑھے آٹھ بجے کے بعد تشریف لائے اور اس Lounge میں ناشتہ فرمایا جو آپ کے لئے Reserve کیا گیا تھا۔ صبح 10 بجے کے قریب حضور انور اٹلی جانے کے لئے نیچے تشریف لائے۔ ہوٹل کی Entrance میں Security والوں کی چھڑیاں لٹک رہی تھیں۔ ان کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کن کی ہیں؟ امیر صاحب نے بتایا کہ Security والوں کی ہیں اور پھر کل رات کا واقعہ بھی بیان کیا کہ کس طرح ہوٹل کے مالک نے اپنی Security جماعت کے حوالہ کرتے ہوئے یہ کہا کہ میں اپنی Security کرنے والوں کو چھٹی دیتا ہوں اور آج رات سے کل تک آپ ہی Security کی ذمہ داری سنبھالیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے عملاً سارے کا سارا ہوٹل ہی جماعت کے حوالے کر دیا۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ

(باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں)

رمضان المبارک اور درس القرآن

الحمدللہ کہ چند یوم بعد رمضان کا مقدس مہینہ شروع ہو رہا ہے اس ماہ مبارک میں اپنی اپنی جماعتوں میں درس القرآن کا خصوصی اہتمام فرمائیں۔ جہاں روزانہ درس ممکن نہ ہو، وہاں ہفتہ وار درس القرآن کا اہتمام کریں اور قرآن مجید کے بعض حصے جن میں اخلاقی تعلیمات ہیں اور حقوق اللہ و حقوق العباد سے متعلق حصےّ ہیں، ان کو قرآن وحدیث کی روشنی میں شامل کریں۔

۲۔ احباب جماعت کو یہ خصوصی تحریک کریں کہ وہ ماہ رمضان میں قرآن مجید کے جس حصہ کی تلاوت کریں ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی پڑھیں اور جو احباب و مستورات ماہ رمضان میں مکمل ترجمہ قرآن پڑھ لیں، ان کے اسماء دفتر میں بھی بھجوائیں تا کہ بغرض دُعا حضور انور کو بھجوائے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہ مبارک سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

خطبہ جمعہ

انسان اور آدم کی تخلیق کے ساتھ ہی شیطان نے اپنے ہتھکنڈے استعمال کرنے شروع کر دیئے

ابلیس اور شیطان کے چیلے اپنا زور لگاتے رہتے ہیں کہ کسی طرح سے، کسی بھی رنگ میں وسوسے پیدا کر کے اللہ کے بندوں کے دلوں میں شکوک ڈالتے رہیں۔ انہیں قتل و غارت کے ذریعہ سے خوف دلاتے رہیں، مالی نقصان کے ذریعہ سے خوف دلاتے رہیں۔ چھپ کے حملوں کے ذریعہ سے بھی خوف دلائیں۔ ظاہری حملوں کے ذریعہ سے بھی خوف دلائیں۔

مخالفین کا انبیاء کو نہ ماننا اور شیطان کے قبضہ میں جانا ان کے تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے۔ خدا کے فرستادہ کی توہین خدا کی توہین ہے۔

لاہور میں دو مساجد پر ماڈل ٹاؤن اور دار الذکر میں خودکش حملے۔ متعدد افراد شہید اور بعض شدید زخمی

جب یہ دشمنیاں بڑھ رہی ہیں تو ہمیں دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

مخالفین نے جو یہ اجتماعی نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ یقیناً اس کا بدلہ لینے پر قادر ہے۔ کس ذریعہ سے اس نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھانا ہے، کس طرح اس نے ان فساد اور ظلم بجالانے والوں کو پکڑنا ہے یہ وہ بہتر جانتا ہے۔

احمدی اپنی دعاؤں میں مزید درد پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے تکبر، ان کی شیطنت، ان کی بڑائی، ان کی طاقت کے زعم کو اپنی قدرتوں اور طاقتوں کا جلوہ دکھاتے ہوئے خاک میں ملا دے۔

اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ان اسیروں، زخمیوں اور شہیدوں کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی اور شیطان اور اس کے چیلے کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

(پاکستان کے احمدیوں کے علاوہ مصر اور کیرالہ کے اسیران راہ مولا کے لئے بھی دعا کی خصوصی تحریک)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 28 ر مئی 2010ء بمقام بیت الفتوح لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ۔ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ۔ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ۔ اِلَّآ اِبْلِيْسَ۔ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ۔ (صٓ:72-75)

جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا یقیناً میں مٹی سے بشر پیدا کرنے والا ہوں۔ پس جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کرلوں اور اس میں اپنی روح میں سے کچھ پھونک دوں تو اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے گر پڑو۔ اس پر سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہیں۔ اس نے استکبار کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں سے۔

ابتدائے عالم سے ہی شیطان اور انسان کی جنگ شروع ہے اور مذہبی تاریخ میں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر پڑنے کے ساتھ ہی شیطان نے جنگ شروع کر دی تھی۔ شدت سے انسانوں کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔ اور پھر جو بھی انبیاء کا زمانہ آیا ہر زمانے میں یہ تاریخ دہرائی جاتی رہی، اور دوہرائی جا رہی ہے۔ انبیاء جب آتے ہیں تو آ کر انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے راستے دکھاتے ہیں اور شیطان ان میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پہلے بھی کرتا رہا ہے اور اب بھی کرتا ہے۔ مختلف طریقوں، حیلوں، بہانوں، لالچوں اور خوف کے ذریعے سے ڈراتا ہے۔ گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں بے شمار جگہ اس بات کا ذکر آیا ہے۔ انسان اور آدم کی تخلیق کے ساتھ ہی شیطان نے اپنے ہتھکنڈے استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ قرآنِ کریم میں سورۃ فاتحہ سے لے کر سورۃ الناس تک شیطان کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے اس کے حملوں سے ہوشیار کیا ہے اور بچنے کا حکم دیا ہے اور دعا بھی سکھائی ہے کہ اے اللہ! ہمیں شیطانِ لعین کے حملوں سے بچا اور ہمیں ہر دم اپنی پناہ میں رکھ۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے اپنا محبوب اور قریبی ہونے کا اعلان اس کی پیدائش کے اعلان کے ساتھ کیا اور فرشتوں کو اس کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا حکم دیا۔ تو شیطان نے بڑی رعونت اور تکبر سے کام لیتے ہوئے کہا، میں اس انسان کو سجدہ کروں جو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے؟ جبکہ میں تو اپنے اندر ناری صفات رکھتا ہوں، آگے آیات میں اس کا ذکر ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جب بشر پیدا کیا اور اس میں وہ صلاحیتیں رکھیں جن سے وہ خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو کر قربِ خداوندی کے انتہائی مقام تک پہنچ سکتا ہے تو فرشتے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی خدمت پر مامور ہوئے۔ پس جب اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء بھیجتا ہے جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوتے ہیں اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے الہام، وحی اور روح القدس سے حصہ پانے والے ہوتے ہیں تو تمام فرشتوں کا نظام ان کی تائید میں کھڑا ہو جاتا ہے، یا اس نبی کی تائید میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور وہ نتائج اس کے کام میں پیدا ہوتے ہیں جو اس کے مقصد کو جس مقصد کے لئے وہ آیا ہوتا ہے ترقی کی طرف لے جاتے چلے جاتے ہیں۔ ایک تقدیرِ خاص اللہ تعالیٰ کی جاری ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض جگہ بشر کہہ کر اور بعض جگہ آدم کے الفاظ استعمال کر کے اس بات کو بیان فرمایا ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ تو تمام عالم اور دوسری مخلوق جو ہے اس کی خدمت پر لگا دی۔ جب ایک بشر اللہ تعالیٰ کے مقامِ قرب کا درجہ حاصل کر لیتا ہے اور نبوت کے مقام پر پہنچ کر اپنے وقت کا آدم بن جاتا ہے تو اس کے ساتھ کس قدر خدا تعالیٰ کی تائیدات ہوتی ہیں اس کا تصور بھی انسانی سوچ سے باہر ہے۔

ہم دیکھتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین پر ظلم کی انتہا ہوئی اور مسلمانوں کو قتل

کرنے کے لئے مدینہ پر کفار نے حملہ کرنے کی نیت سے فوج کشی کی اور پھر بدر کے میدان میں جنگ کا میدان جما تو کس طرح فرشتوں کے ذریعے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے حق میں جنگ کا پانسا پلٹا۔ جماعتی سطح پر بھی ہر موقع پر یہ نظارے نظر آتے ہیں۔ قومی سطح پر بھی نظارے نظر آتے ہیں۔ انفرادی طور پر بھی انبیاء کے ساتھ یہ سلوک دیکھتے ہیں۔ پھر جنگِ حنین میں بھی یہ نظارہ دیکھا تو ہر موقع پر اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے آپ کی، مومنین کی تائید فرماتا رہا۔ اور اسلام کی تائید میں اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور مسلمانوں کی ابتدائی حالت میں ہمیشہ فرشتوں کی ایک فوج ساتھ تھی۔ بے شک مسلمانوں کے جانی نقصان بھی ہوئے ہیں۔ مالی نقصان بھی ہوئے ہیں لیکن ابلیس کا گروہ جو ہے وہ اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکا۔ ابلیس اور شیطان کے چیلے اپنا زور لگاتے رہتے ہیں کہ کسی طرح سے، کسی بھی رنگ میں وسوسے پیدا کر کے اللہ کے بندوں کے دلوں میں شکوک ڈالتے رہیں۔ انہیں قتل وغارت کے ذریعے سے خوف دلاتے رہیں۔ مالی نقصان کے ذریعے سے خوف دلاتے رہیں۔ چھپ کے حملوں کے ذریعے سے بھی خوف دلائیں۔ ظاہری حملوں کے ذریعے سے بھی خوف دلائیں۔ مخالفین کا انبیاء کو نہ ماننا اور شیطان کے قبضہ میں جانا ان کے تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے جو ان کو نیکیوں کی طرف قدم بڑھانے کی توفیق نہیں دیتا۔ اور ہمیشہ ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ اس نبوت کے دعویدار اور خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والے کو ماننے والے تو غریب لوگ ہیں اور ہم بڑے لوگ ہیں۔ ہم صاحبِ علم ہیں۔ ہمیں دین کا علم زیادہ پتہ ہے اس لئے ہم کس طرح اس جماعت میں شامل ہو جائیں یا اس کی بیعت کر لیں۔

آج اس زمانے میں بھی جو زمانے کے امام کو نہیں مانتے تو یہ تکبر ہی ہے جو ان کو نہ ماننے پر مجبور کر رہا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا کہ جو بشر میں نے بنایا ہے اس کو سجدہ کرو تو یہ کوئی ظاہری سجدہ نہیں تھا۔ ظاہری سجدہ تو صرف خدا تعالیٰ کو کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں دین پھیلانے کے لئے میں نے جس شخص کو مبعوث کیا ہے اس کے لئے کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کے مشن کو آگے بڑھانے میں اس کی مدد کرو اور شیطانوں کے منصوبوں کو کبھی کامیاب نہ ہونے دو۔ ان مقاصد کو کبھی شیطان حاصل نہ کر سکے۔ اور شیطان کے تمام منصوبوں کو ناکام و نامراد کرنے میں نبی کی تائید کرو۔ اس کا ہاتھ بٹاؤ اور نیک فطرت اور سعید لوگوں کے دلوں میں نبی کے پیغام اور اللہ تعالیٰ کی اس کے ساتھ تائیدات کے سلوک کی پہچان بھی پیدا کرو تاکہ وہ حق کو پہچانے اور حق کو پہچان کر اس کی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ پھر ایسے لوگ اپنے اندر بھی نفخِ روح کے نظارے دیکھیں گے۔ خدا تعالیٰ کے سلوک کے نظارے دیکھیں گے۔ اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کا باعث بنتے ہوئے جنتوں کا وارث ٹھہریں گے۔ نبی کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے میں، فرشتے انسانوں کو بھی جو حکم دیتے ہیں کہ نبی کا پیغام دنیا میں پھیلانے کے لئے اس کے مددگار بن جاؤ تو سعید فطرت لوگوں میں یہ تحریک پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ مقام ہے جب تمام فرشتے بھی نبی کی تائید میں فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ کا اعلان کرتے ہیں۔ یعنی اس چیز کا نظارہ پیش کرتے ہیں کہ سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔ اور خارق عادت اور غیر معمولی برکات نبی کے کام میں پڑ رہی ہوتی ہیں۔ اور فرشتہ صفت انسانوں کے ذریعے بھی اس سجدہ کے نظارے نظر آتے ہیں جو فرمانبرداری کا سجدہ ہے۔ جو اطاعت کا سجدہ ہے۔ جو اپنی تمام تر طاقتیں اور صلاحیتیں نبی کے کام کو آگے بڑھانے کا سجدہ ہے۔ اور وہ نبی کے سلطانِ نصیر بن کر اس کے کام کو آگے بڑھانے والے ہوتے ہیں۔

اس زمانے میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کہہ کر مخاطب کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو خدا کے فرستادہ کی توہین خدا کی توہین ہے۔ تمہارا اختیار ہے چاہو تو مجھے گالیاں دو کیونکہ آسمانی سلطنت تمہارے نزدیک حقیر ہے۔ پس آج بھی جو مقابلہ کر رہے ہیں وہ خدا تعالیٰ سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ یا آپ کی جماعت سے مقابلہ نہیں ہے۔ پھر ایک تفصیل بیان فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ’’حقیقی خلافت میری ہے یعنی میں خلیفۃ اللہ ہوں اور پھر اپنے ایک الہام کا ذکر فرمایا کہ اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ خَلِيْفَةَ اللّٰهِ السُّلْطَانَ۔ کہ میں نے چاہا کہ اپنا خلیفہ بناؤں تو آدم کو پیدا کیا جو اللہ کا خلیفہ اور سلطان ہے‘‘۔

آپ فرماتے ہیں۔ ’’ہماری خلافت روحانی ہے۔ اور آسمانی ہے، نہ زمینی‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوئم صفحہ 423)

پس یہ آدم کا مقام خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی وجہ سے آپ کو عطا فرمایا۔ اور جب یہ مقام دیا تو جیسا کہ خدا تعالیٰ کا قانون ہے، فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ اس خاص بشر کو سجدہ کرو جس کو میں نے اپنے دین کو پھیلانے کے لئے چن لیا ہے۔ تو غیر معمولی تائیدات کا ایک سلسلہ بھی آپ کے ساتھ شروع ہو گیا۔ وہ ایک آدمی کروڑوں میں بن گیا۔ آپ کو الہاماً یہ تسلی دی گئی کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور میرے فرشتے بھی تیری مدد کے لئے ہمہ وقت مستعد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا۔ ’’فَاِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَيَنْصُرُهُ الْمَلٰئِكَةُ۔ پس میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور ملائکہ بھی اس کی مدد کریں گے‘‘۔ (تذکرہ صفحہ 309 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اور یہ خدا تعالیٰ کی مدد کوئی پرانے قصے نہیں ہیں بلکہ اپنے وعدے کے مطابق آج تک خدا تعالیٰ کی مدد کے نظارے ہم دیکھتے ہیں۔ شیطان بھی اپنا کام کئے چلا جا رہا ہے اور فرشتے بھی۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ذریعے سینے کھولتا ہے تو اس کی تمام روکیں دور ہو جاتی ہیں۔ ایک جگہ ظلم کر کے جماعت کو دبایا جاتا ہے تو دوسری جگہ نئی نئی جماعتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

گزشتہ دنوں مَیں عربوں کے متعلق الفضل میں ندیم صاحب جو ایک صفحہ لکھتے ہیں اس میں ایک واقعہ دیکھ رہا تھا اس میں حلمی شافی صاحب کی قبولیتِ احمدیت کا واقعہ تھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو احمدیت کی طرف مائل کیا؟ مصطفیٰ ثابت صاحب جو پہلے احمدی تھے۔ وہ اور حلمی شافعی صاحب صنعاء کے صحراء میں جس کمپنی میں وہ کام کرتے تھے ایک جگہ اکٹھے ہو گئے۔ تو کہتے ہیں میں دیکھتا تھا ایک نوجوان ہے جو دوسروں سے الگ تھلگ رہتا ہے۔ نمازیں بھی باقاعدہ پڑھتا ہے۔ پہلے مجھے خیال ہوا کہ یہ بہائی ہے یا کوئی اور ہے۔ پھر دیکھا جو باقاعدہ نمازیں پڑھتا ہے تو خیال ہوا بہائی تو نہیں ہو سکتا۔ پھر اور بعض فرقوں کی طرف دھیان گیا۔ پھر میں نے آہستہ آہستہ اس سے تعلق پیدا کرنا شروع کیا تو دیکھا کہ وہ نوجوان یعنی مصطفیٰ ثابت صاحب اسلام کے جو نظریات پیش کرتا تھا اور جو دلیلیں دیتا تھا وہ ایسی ہوتی تھیں کہ میرے پاس جواب ہی نہیں ہوتا تھا۔ علماء سے بھی مَیں جواب مانگتا لیکن تسلی نہیں ہوتی تھی۔ ایک موقع ایسا آیا کہ مجھے وہاں سے کام چھوڑ کے آنا پڑا اور انہوں نے اپنی کتابوں کا بکس میرے سپرد کر دیا کہ یہ لے جاؤ۔ تو میں نے کہا کہ اس شرط پہ لے جاؤں گا کہ یہ کتابیں میں پڑھوں۔ اس میں میں نے قرآنِ کریم کی تفسیر جو فائیو والیم میں ہے وہ اور بعض اور کتب پڑھیں، اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی۔ تو کہتے ہیں کہ ہر کتاب کو پڑھ کے جس طرح غیر از جماعت علماء کی اور پڑھے لکھوں کی بھی عادت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں اعتراض تلاش کرنا اور آج کل پاکستان میں یہ اعتراض کی صورت بڑی انتہاء پر گئی ہوئی ہے کتابیں نکال نکال کر اس پر اعتراض کرتے ہیں اور یہ اعتراض کرنے والا جس طرح کے بودے اعتراض کر رہا ہوتا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی کم علمی ہے اور فطرت صحیحہ کی بجائے وہ شیطان کے پیچھے چلنے والے لوگ ہیں۔ بہرحال یہ کہتے ہیں کہ میں بھی اعتراض تلاش کرتا تھا۔ اور اعتراض نکالنے کے بعد جب میں علماء سے تسلی کروانے جاتا تھا تو وہاں میری تسلی نہیں ہوتی تھی۔ پھر کہتے ہیں میں نے اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی تو اس نے میرے دل میں ایک ہلچل مچا دی۔ میں نے اپنے والد صاحب کو بھی سنائی تو میں نے کہا یہ کیسا ہے؟ لکھنے والا کون شخص ہو سکتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اس کتاب کا لکھنے والا یقیناً کوئی ولی اللہ ہے۔ اس پر میں نے کہا اگر یہ مسیح موعود کا دعویٰ کر رہا ہو تو پھر؟ تو سوچ میں پڑ گئے اور کہا کہ ٹھیک ہے۔ بہرحال میں اس پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا کیونکہ ایسی اعلیٰ پائے کی چیز اللہ تعالیٰ کا کوئی انتہائی مقرب ہی لکھ سکتا ہے۔ لیکن میں تو اب بوڑھا ہو رہا ہوں اس لئے مذہب کے معاملے میں پکا ہو چکا ہوں تو میں تو قبول نہیں کر سکتا۔ لیکن بہرحال حلمی شافعی صاحب کے دل میں آہستہ آہستہ تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ وہ سعید فطرت تھی جس نے اعتراضوں کی تلاش کے باوجود ان کو حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے بیعت کر لی۔ (الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 28 مئی 2010ء صفحہ 4-3) تو اس طرح کے واقعات بے شمار ہیں۔ آج کل بھی ہوتے ہیں۔ کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ خوابوں کے ذریعہ سے دکھاتا ہے۔ اب خوابوں کے ذریعے سے جو پیغام پہنچتا ہے اس میں تو کسی انسان کا ہاتھ نہیں ہوتا۔ تو یہ سب اس کی تائید میں ان فرشتوں کی ایک ہلچل ہے جو سارے نظام میں مچی ہوئی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فرستادے کے لئے ظاہر کر رہا ہوتا ہے۔ اور پھر اس طرح سے جو سعید فطرت ہیں وہ حق کی طرف آتے چلے جاتے ہیں لیکن دوسری طرف شیطان کے قدموں پر چلنے والے مخالفت میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ وہ روکیں ڈالتے ہیں اور ان کے پیچھے ان کا وہ تکبر کام کر رہا ہوتا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے نشاندہی فرمائی تھی جو انہیں ملائکہ کے زمرہ سے نکال کر بغاوت پر آمادہ کرتے ہیں اور شیطان کے پیچھے چلنے پر مجبور کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے بندے تو خدائی صفات کا پرتَو بنتے ہیں اور ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھتا چلا جاتا ہے۔ روحانی ترقی میں بھی ان کے قدم بڑھتے ہیں۔ اور اس طرح دنیاوی اور مادی معاملات میں بھی خدا تعالیٰ کی رضا کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے وہ ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی جو تفسیر ایک جگہ فرمائی ہے یہ میں ابھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

’’تکبر ایسی بلا ہے کہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ یاد رکھو! تکبر شیطان سے آتا ہے اور تکبر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس راہ سے قطعاً دور نہ ہو قبولِ حق و فیضانِ الوہیت ہرگز پا

نہیں سکتا''۔ (بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 2 صفحہ 520 سورۃ الاعراف زیر آیت 13)

یعنی اللہ تعالیٰ کا جو حق کا پیغام ہے وہ اس کو کبھی قبول نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے جو فیض ہیں ان سے استفادہ نہیں کرسکتا۔ اور یہ سب اس مخالفت کا نتیجہ ہے جو انبیاء کی کی جاتی ہے۔ چاہے جتنی بھی عبادتیں ہوں، جتنے بھی سجدے ہوں وہ کوئی فائدہ نہیں دے رہے ہوتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔ ''تم میری مخالفت میں اور مجھے بددعائیں دینے کے لئے سجدے کرو اور ناکیں رگڑ لو۔ تمہاری ناکیں جل جائیں گی لیکن تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے''۔ (ماخوذ از اربعین نمبر 3 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 400)

پھر فرماتے ہیں:۔

''کیونکہ یہ تکبر اس کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ پس کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے نہ وجاہت کے لحاظ سے، نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے۔ کیونکہ زیادہ تر تکبر انہیں باتوں سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک انسان اپنے آپ کو ان گھمنڈوں سے پاک وصاف نہ کرے گا اس وقت تک وہ اللہ جلّ شانہ کے نزدیک پسندیدہ و برگزیدہ نہیں ہوسکتا اور وہ معرفت الٰہی جو جذبات نفسانی کے مواد ردّیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی''۔ یہ کھوکھلے علم جو ہیں یہ صرف کھوکھلے علم ہی رہتے ہیں ان کو معرفت نہیں مل سکتی۔ فرمایا:۔ ''کیونکہ یہ گھمنڈ شیطان کا حصہ ہے اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ شیطان نے بھی یہی گھمنڈ کیا اور اپنے آپ کو آدم علیہ السلام سے بڑا سمجھا اور کہہ دیا اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ ۔خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ ۔(الاعراف:13) (میں اس سے اچھا ہوں تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا، اس کو مٹی سے) نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہو گیا۔ اس لئے ہر ایک کو اس سے بچنا چاہئے۔ جبتک انسان کو کامل معرفتِ الٰہی حاصل نہ ہو وہ لغزش کھاتا ہے اور اس سے متنبہ نہیں ہوتا مگر معرفتِ الٰہی جس کو حاصل ہو جائے اگرچہ اس سے کوئی لغزش ہو بھی جاوے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کی محافظت کرتا ہے''۔

پس یہ جو انبیاء کے مخالفین ہوتے ہیں یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مخالفین ہیں۔ یہ ان کا تکبر ہے اور یہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں نہیں رہ سکتے بلکہ شیطان کی گود میں گرتے چلے جاتے ہیں۔

فرمایا:۔ ''چنانچہ آدم علیہ السلام نے اپنی لغزش پر اپنی کمزوری کا اعتراف کیا اور سمجھ لیا کہ سوائے فضلِ الٰہی کے کچھ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے دعا کر کے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا وارث ہوا۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (الاعراف:24) (اے رب ہمارے! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اگر تیری حفاظت ہمیں نہ بچاوے اور تیرا رحم ہماری دستگیری نہ کرے تو ہم ضرور ٹوٹے والوں میں سے ہو جاویں'')۔

(بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 2 صفحہ 520 سورۃ الاعراف زیر آیت 13)

کاش کہ یہ بات ان لوگوں کو بھی سمجھ میں آ جائے جو اپنے آپ کو امتِ مسلمہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور جس مسیح موعود کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور جو خدا تعالیٰ کی تائیدات کے ساتھ مبعوث ہوا اس کو ماننے لگ جائیں۔ بجائے اس کی مخالفت کرنے کے اور باغیانہ خیالات کے لوگوں کے پیچھے چل کر زمانے کے امام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے کے وہ اس کو ماننے کی طرف توجہ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بارہا فرمایا ہے کہ اگر یہ خدائی سلسلہ نہ ہوتا تو کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔ پس مسیح موعود کی مخالفت کے بجائے آدم کی دعا پر غور کریں۔

آج بھی بہت ساروں نے سن لیا ہوگا، ٹی وی پر بھی آ رہا ہے، اطلاعیں آ رہی ہیں، لاہور میں دو مساجد پر ماڈل ٹاؤن میں اور دارالذکر میں بڑا شدید حملہ ہوا ہے۔ اسی طرح کنری میں بھی جلوس نکالے گئے ہیں اس طرح دنیا میں اور جگہوں پر بھی مولویوں کے پیچھے چل کر مختلف ممالک میں مخالفت ہو رہی ہے۔ کیا یہ مخالفتیں احمدیت کو ختم کر دیں گی؟ کیا پہلے کبھی مخالفتوں سے احمدیت ختم ہوئی تھی؟ ہرگز نہیں ہوئی اور نہ یہ کر سکتے ہیں۔ ہاں ان کو ضرور اللہ تعالیٰ کی پکڑ عذاب کا مورد بنا دے گی۔ ہمیں نصیحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔ ''دعا ایسی شے ہے کہ جب آدم کا شیطان سے جنگ ہوا تو اس وقت سوائے دعا کے کوئی اور حربہ کام نہ آیا۔ آخر شیطان پر آدم نے فتح بذریعہ دعا پائی''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 171 جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔ ''ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتدا میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلّط عطا کرے گا، نہ تلوار سے۔ .... آدمِ اول کو (شیطان پر) فتح دعا ہی سے ہوئی تھی۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (الاعراف:24)'' اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔ فرمایا:۔ ''اور آدمِ ثانی کو بھی (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی جن کو اللہ تعالیٰ نے آدمِ ثانی فرمایا ہے) جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرنا ہے، اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 190-191 جدید ایڈیشن)

پس جب یہ دشمنیاں بڑھ رہی ہیں، بلکہ دشمنی میں بعض جگہ معمولی اضافہ نہیں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے، اور یہ اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے ہمیں دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ باوجود ساری مخالفتوں کے، باوجود تمام تر روکوں کے، باوجود اس کے کہ شیطان ہر راستے پر بیٹھا ہوا ہے جماعت بھی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ سعید فطرت لوگوں کے ذریعے ملائکۃ اللہ بھی حرکت میں ہیں اور جو سعید فطرت لوگ ہیں وہ جماعت میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ سورۃ اعراف میں یہ دعا سکھائی گئی ہے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا ۔(الاعراف:24) اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے اور زیادہ سے زیادہ برکات کو سمیٹنے اور شیطان کے ہر حملے سے بچنے کے لئے دعاؤں کی طرف اور اپنی اصلاح کی طرف ہمیں انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''حکمتِ الٰہیہ نے آدم کو ایسے طور سے بنایا کہ فطرت کی ابتداء سے ہی اس کی سرشت میں دو قسم کے تعلق قائم کر دیئے۔ یعنی ایک تعلق تو خدا سے قائم کیا جیسا قرآنِ شریف میں فرمایا:۔ فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ (الحجر:30) یعنی جب میں اس کو ٹھیک ٹھاک بنا لوں اور میں اپنی روح اس میں پھونک دوں تو اے فرشتو! اس وقت تم سجدے میں گر جاؤ''۔ فرمایا:۔ ''کہ مذکورہ بالا آیت سے صاف ثابت ہے کہ خدا نے آدم میں اس کی پیدائش کے ساتھ ہی اپنی روح پھونک کر اس کی فطرت کو اپنے ساتھ ایک تعلق قائم کر دیا ہے۔ سو یہ اس لئے کیا گیا کہ تا انسان کو فطرتاً خدا سے تعلق پیدا ہو جاوے۔ ایسا ہی دوسری طرف یہ بھی ضروری تھا کہ ان لوگوں سے بھی فطرتی تعلق ہو جو بنی نوع کہلائیں گے کیونکہ جبکہ ان کا وجود آدم کی ہڈی میں سے ہڈی اور گوشت میں سے گوشت ہوگا تو وہ ضرور اس روح میں سے بھی حصہ لیں گے جو آدم میں پھونکی گئی''۔ (ریویو آف ریلیجنز مئی 1902 جلد 11 نمبر 5 صفحہ 177-178)

پس یہ تو ہے ہماری ذمہ داری کہ اللہ تعالیٰ کے تعلق میں اور بڑھیں اور اگر ہمارا یہ تعلق صحیح ہوگا تو یہ جو آدم کی فطرت ہے، یہ ہماری فطرت کا خاصّہ بن جائے گی۔ اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ پس اس مشن کو آگے بڑھاتے جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام لے کر آئے تھے۔ لیکن شیطان کے چیلوں کو تو اللہ تعالیٰ نے جہنم سے بھرنے کا فرمایا ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا مخالفت کی آندھیاں تیز تر ہو رہی ہیں۔ لاہور میں جو مسجد پر حملہ ہوا ہے اس کے نقصان کی نوعیت ابھی پوری طرح سامنے نہیں آئی۔ لیکن کافی زیادہ شہادتیں بھی ہوئی ہیں اور زخمی بھی بہت زیادہ ہیں اور بعضوں کی حالت کافی critical ہے۔ دارالذکر میں ابھی تک پوری طرح صورتحال واضح نہیں ہوئی۔ پتا نہیں کس حد تک شہادتیں ہو جاتی ہیں۔ لوگ جمعہ کے لئے آئے ہوئے تھے۔ بہرحال تفصیلات آئیں گی تو پتہ لگے گا لیکن کافی تعداد میں شہادتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب شہیدوں کے درجات بلند فرمائے اور زخمیوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا بخشے۔ بعض کافی critical حالت میں ہیں۔ مخالفین نے جو یہ اجتماعی نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ یقیناً اس کا بدلہ لینے پر قادر ہے۔ کس ذریعہ سے اس نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھانا ہے، کس طرح اس نے ان فساد اور ظلم بجا لانے والوں کو پکڑنا ہے، یہ وہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن یہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی غیرت کو بار بار للکار رہے ہیں اور ظلم میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں عبرت کا نشان بنا دے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہوگا۔

جیسا کہ میں نے کہا احمدی اپنی دعاؤں میں مزید درد پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے تکبر، ان کی شیطنت، ان کی بڑائی، ان کی طاقت کے زعم کو اپنی قدرتوں اور طاقتوں کا جلوہ دکھاتے ہوئے خاک میں ملا دے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کے ایمان اور ایقان میں ترقی دیتا چلا جائے۔ اور یہ ابتلا کبھی ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث نہ بنے۔ تمام دنیا کے احمدی پاکستان کے احمدیوں کے لئے آج کل بہت دعا کریں۔ بڑے شدید تنگ حالات ہیں۔ اسی طرح مصر کے اسیران کے لئے بھی بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ ہندوستان میں بھی گزشتہ دنوں کیرالہ میں دو تین احمدیوں پر غلط الزام لگا کر اسیر بنایا گیا ہے۔ ان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ان اسیروں، زخمیوں اور شہیدوں کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی اور شیطان اور اس کے چیلے کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر بھی رحم فرمائے اور آئندہ ہر ابتلاء سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔

دین اسلام میں سزاؤں کا فلسفہ

مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز۔لندن

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’یہ اللہ کی حدود ہیں۔پس اس کے قریب بھی نہ جاؤ۔اسی طرح اللہ اپنی آیات لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔‘‘

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۸)

آج دُنیا جُرم، تشدد، قتل و غارت کی دردناک تصویر پیش کرتی ہے اور ارادۃً یہ کوشش کی جارہی ہے کہ وہ تباہ کردیں معاشرے کے ہر اُس نظام کو جہاں امن ، برداشت ، ہم آہنگی اور انسانی وقار قائم ہوتا ہے۔ پوری دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں زندگیاں تباہ کی جاچکی ہیں اور وہ دردناک بیماریوں اور خوفناک تباہیوں کی ناقابلِ برداشت علامات سے گزر رہے ہیں۔جدید ٹیکنالوجی کے بدانتشار نے پوری دُنیا میں مجرمانہ تنظیموں کو بڑھایا ہے جو آج کی دنیا کا ایک اہم چیلنج ہے۔

دُنیا فی الحقیقت ایسے طریقوں کی تلاش میں ہے جن کے ذریعہ جرم کے اس بڑھتے ہوئے طوفان کو قابو میں لایا جاسکے اور کنٹرول کیا جاسکے اور اس وجہ سے یہ زیادہ مناسب ہے کہ اس مضمون کو پیش کیا جائے کہ اسلام میں سزاؤں کا فلسفہ کیا ہے۔

اسلام محض ایک مذہب ہی نہیں ہے بلکہ ایک تہذیب اور ایک معاشرتی نظام ہے جس کی بنیاد الٰہی اصولوں پر رکھی گئی ہے۔دنیائے مذاہب میں اسلام کی ایک امتیازی شان ہے اس لحاظ سے کہ اس کی جزا سزا کے قوانین کا اطلاق مخصوص قواعد وضوابط کے تحت ہوتا ہے جن کا تعلق ایسے معاملات سے ہے جو حقوق اللہ او رحقوق العباد سے متعلق ہیں۔

کسی بھی حالت میں کسی بھی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی دوسرے شخص کو حقوق اللہ کی ادائیگی کی کوتاہی میں سزا دے۔پس نتیجۃً اس امتیاز کی وجہ سے اسلام نے عبادت کی تمام ذمہ داریوں کو کسی بھی دوسرے انسان کی دخل اندازی اور مداخلت سے مکمل آزاد کردیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ہی حق ہے کہ وہ کسی کو جیسی چاہے سزا دے، اپنے شریک بنانے کی ، ارتداد کی، کفر کی، اور اس کے رسولوں کے انکار کی، اس کے اور اس کے رسولوں کے خلاف بدزبانی کی۔ اس طرح اس کے رسولوں کو اس کی عبادت اور ان کے مقاصد سے روکنے کی۔ ان جرائم کی نزاکت اور شدت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایسے مجرمین کو سزا دینے کا حق کسی کو بھی نہیں دیا۔حتیٰ کہ اپنے محبوب ترین رسول کو بھی نہیں اس کی بجائے وہ آنحضرت ﷺ سے فرماتا ہے۔’’انہیں معاف کردو اور ان سے منہ موڑ لو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان جرائم کو اتنا بُرا سمجھتا ہے کہ اس دنیا میں کسی قسم کی سزا ان کے جرائم کی شدت کے اعتبار سے ان کے ساتھ انصاف نہ کرسکے گی۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کیلئے اگلے جہاں میں ایک دردناک سزا مقرر کی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

’’پھر قیامت کے دن وہ انہیں رسوا کردے گا......اورانہیں کہے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہوجاؤ لمبا عرصہ اُس میں رہتے چلے جاؤ۔ پس تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ یقیناً برا ہے۔‘‘

(سورہ النحل ۲۸ تا ۳۰)

اس سے پہلے کہ میں اسلام میں اُن سزاؤں کے فلسفہ کے بارے میں بیان کیا جائے جو انسانی اختیار میں ہیں ، یہ مناسب ہوگا کہ مختصر طور پر اس مضمون کے حوالے سے موجودہ نظریات بیان کئے جائیں۔سزا کے نظریات عمومی طور پر دو فلسفوں میں تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔

افادیت کا نظریہ اور انتقامی نظریہ۔افادیت کا نظریہ مجرموں کو اس لئے سزا دیتا ہے کہ وہ مستقبل میں غلط کاموں سے بچے رہیں۔انتقامی نظریہ مجرموں کو اس لئے سزا دیتا ہے کیونکہ ان کو سزا ملنی چاہئے۔

نظریہ افادیت کے فلسفہ کے تحت سزا کا مقصد دوسرے لوگوں کو اس قسم کے جرائم میں ملوث ہونے سے بچانا ہے۔سزا باقی معاشرے کیلئے ایک عبرت بن جاتی ہے اور دوسرے لوگوں کو اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ مجرمانہ اعمال کی سزا دی جائے گی۔

سزا کا دوسرا بڑا مقصد جرم کی مذمت کرنا ہوتا ہے۔نظریہ مذمت کے تحت سزا ایسی ہونی چاہئے جس سے معلوم ہو کہ معاشرہ جرم کی مذمت کرتا ہے۔

انسانی ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مکمل ضابطہ حیات دیا ہے۔ایسا قانون جو زندگی کے تمام دائروں پر محیط ہے اسلام میں اُسے شریعت کے نام سے جانا جاتا ہے۔

شریعت کے مآخذ میں ہمارے پاس قرآن کریم ہے جو خدا تعالیٰ کا اپنا کلام ہے۔مزید برآں ہمارے پاس حدیث ہے جو کہ آنحضرت ﷺ کی روایات ہیں جہاں آپ ﷺ کے اسوہ اور آپ ﷺ کے ارشادات کو محفوظ کیا گیا ہے جہاں سے لازماً ہمیں صحیح راستے تک پہنچنے کیلئے راہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔ اگر بعض ناگزیر مواقع پر کوئی چیز نہ تو قرآن مجید میں ہو اور نہ اس کا جواب احادیث میں ہمارے سامنے واضح ہو تو اس سوال کیلئے ہمیں مخصوص قوانین کے مطابق عقل سے چلنا ہوگا۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: قرآن شریف میں ایسے احکام جو دیوانی اور فوجداری اور مال کے متعلق ہے دو قسم کے ہیں۔ایک وہ جن میں سزا یا طریق انصاف کی تفصیل ہے۔دوسرے وہ جن میں امور کو صرف قواعدِ کلیہ کے طور پر لکھا ہے اور کسی خاص طریق کی تعیین نہیں کی اور وہ احکام اس غرض سے ہیں کہ تا اگر کوئی نئی صورت پیدا ہو تو مجتہد کو کام آویں مثلاً قرآن شریف میں ایک جگہ تو یہ ہے کہ دانت کے بدلے دانت۔آنکھ کے بدلے آنکھ پر تو تفصیل ہے۔اور دوسرے جگہ یہ اجمالی عبارت ہے......(بدی کا بدلہ کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے) (سورۃ الشوریٰ آیت ۴۱)

یہ اجمالی عبارت توسیع قانون کے لئے بیان فرمائی گئی ہے۔

(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۸۸)

اسلامی قوانین کی کی حقیقت اور ماخذ کو سمجھتے ہوئے ہمیں جرائم کی تعریف اور اسلامی قوانین کے تحت ان کا درجہ معلوم ہونا چاہئے۔

قرآن مجید صرف چار جرائم کیلئے خاص سزائیں بیان فرماتا ہے اور وہ ہیں۔زنا کاری، بہتان تراشی، قتل لا ور چوری کرنا۔معلوم ہوتا ہے کہ جرائم اس لئے چنے گئے ہیں تا کہ زندگی، خاندانی معاملات، جائیداد، عزت اور معاشرتی نظام کی حفاظت ہوسکے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کی تین چیزیں حرام ہیں اُس کا خون، اُس کی عزت اور اُس کی دولت۔

مسلمانوں کی قانون ساز مجلس اور مجلسِ افتاء نے جرم کی یہ تعریف کی ہے کہ قرآن مجید کے احکامات کے خلاف یا اُن کی حدود کو توڑنا۔دوسرے لفظوں میں حد توڑنا جو ایک عربی لفظ ہے اس کا مطلب وہ حدود ہیں جو اللہ تعالیٰ نے متعین کی ہیں۔ایسے تمام قوانین جو کہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کو توڑنے والے ہوں انہیں مذہب کے خلاف جرائم تصور کیا جائے گا۔ایک طائرانہ نگاہ کافی ہے یہ محسوس کرنے کیلئے کہ کتنے خوفناک وسیع اور انتہائی گہرے اثرات ان جرائم کے معاشرے پر ہیں انہیں قابو اور روکنے کیلئے مناسب اقدامات نہ لینے سے معاشرہ تباہ اور برباد ہوجاتا ہے۔درحقیقت یہی وہ چار جرائم ہیں جن سے معاشرہ مغلوب ہوچکا ہے اور بہت سی تکالیف اور دُکھ درد کی جو آج دنیا میں نظر آرہے ہیں یہی وجہ ہے۔

اسلامی قوانین میں جرائم کو دو بڑے گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔نمبر ا۔وہ جرائم جن کیلئے حد کی سزا اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہو یعنی زنا۔قتل۔بہتان تراشی اور چوری۔نمبر ۲۔دوسرے جرائم مثلاً قاتلانہ حملہ اور دوسروں کی جائیداد کو نقصان پہنچانا۔وغیرہ ایسے جرائم سمجھے جاتے ہیں جن کی سزائیں ہیں برابر کا بدلہ، کفارہ اور ضابطہ کی کارروائی۔

تاہم اسلام یہ راہنمائی بھی کرتا ہے کہ جرائم کو کیسے پرکھا جاسکتا ہے، مثلا تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے (بخاری) قرآن مجید جرائم کے ارتکاب کیلئے ایک لفظ ’’کسب‘‘ فرماتا ہے جس کا اطلاق ارادہ فعل پر ہوتا ہے اگر یہ نیت نہیں کہ حدود سے باہر جایا جائے یا اُنہیں توڑا جائے تو پھر جرم کا مرتکب نہیں ہوگا اور وہ عمل قابل معافی ہوگا۔

کوئی عمل جو جہالت یا بغیر کسی علم کی وجہ سے ہو وہ قابل معافی ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

’’یقیناً اللہ پر اُنہی لوگوں کی توبہ قبول کرنا فرض ہے جو اپنی حماقت سے برائی کی مرتکب ہوتے ہیں پھر جلد توبہ کرلیتے ہیں۔پس یہی لوگ ہیں جن پر اللہ توبہ قبول کرتے ہوئے جھکتا ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا اور حکمت والا ہے۔ (سورۃ النساء آیت ۱۸)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:’’ مسلمان کو سزا سے بچانے کی حتی الامکان کوشش کرو۔اگر اس کے بچنے کی کوئی راہ نکل سکتی ہو تو معاملہ رفع دفع کی سوچو۔امام کا معاف اور درگزر کرنے میں غلطی کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔(ترمذی ابواب الحدود)

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کسی شخص کو کسی دوسرے شخص کے عمل کی وجہ سے سزا نہ دی جائے اور یہ کہ اسلام میں جو سزائیں دی جاتی ہیں وہ جرم کی مناسبت سے ہوتی ہیں۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’جنہوں نے نیکی کی ہے اس سے دس گنا اُن کا حق ہوگا۔اور جنہوں نے بدی کی ہے انہیں صرف اُتنی ہی سزا دی جائے گی اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا‘‘

(سورۃ الانعام آیت ۱۶۱)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ’’ شبہات کی وجہ سے حدود کا نفاذ روک دو یعنی کسی پر حد جاری کرنے کی جلدی نہ کرو بلکہ اگر شبہ کی وجہ سے گنجائش نکلتی ہو تو اسی بناء پر درگزر سے کام لو‘‘۔

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام میں سزا بدلہ لینے کیلئے نہیں بلکہ اصلاح کیلئے ہوتی ہے اور جس حد تک جرم کیا گیا ہو سزا کسی بھی حالت میں اس سے آگے نہ بڑھے۔

جرائم کو روکنے کیلئے اسلام ان وجوہات کو سامنے رکھتا ہے جن کی وجہ سے وہ جرائم پیدا ہوتے ہیں۔ یہ تمام جرائم کو جڑ سے مٹانے کی کوشش کرتا ہے اس طرح کہ انسان ایک مکمل ضابطہ اخلاق پر عمل کرے۔ یہ جرم کی طرف جانے والے راستے بند کرتا ہے اور جو الفاظ قرآن مجید میں استعمال ہوتے ہیں وہ یہ ہیں کہ برائی کے قریب مت جائے اور اللہ تعالیٰ کی حدود سے دور رہو۔

پس اسلام سب سے زیادہ زور اس چیز پر دیتا ہے کہ اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ایک پاکیزہ معاشرہ تعمیر کیا جائے۔ اور یہی دراصل اسلام کا فلسفہ ہے۔

پاک دامنی ایک ایسا اعلیٰ درجے کا خلق ہے جسے اسلامی قوانین میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ ان قوانین کا زرہ سا بھی توڑنا انتہائی ناپسندیدگی سے دیکھا جاتا ہے پاک دامنی کے خلق کو اسلام انتہائی نازک اور حساس معاملے کے طور پر لیتا ہے جس کا اندازہ زنا کیلئے تجویز کردہ سزا سے کیا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ’’اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ اور یقیناً یہ ایک کھلی کھلی بے حیائی اور بہت برا راستہ ہے‘‘۔

(سورۃ بنی اسرائیل: آیت ۳۳)

ناقابل تصور اذیت اور تکالیف اضطراب اور بدنظمی جو زنا کے عمل کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کی فہرست بہت لمبی ہے۔ پیدائش کے بے لگام اور غلط طریقے خوفناک اثرات پیدا کرتے ہیں۔ سماجی اور نفسیاتی بے راہ روی سے دونوں میں اضطراب پیدا ہوتا ہے جبکہ دوسرے جرائم کے نتیجہ میں عموماً ایسا نہیں ہوتا۔ آج دنیا میں بڑے پیمانے پر خاندانوں کا ٹوٹنا خاندانی تعلقات میں کمزوری اور تعلقات میں محبت اور اعتماد کی کمی کا بڑھتا ہوا رجحان۔ طلاقوں کی بڑھتی ہوئی وبا اور طلاق رد کئے جانے کا احساس مزید یہ کہ ہیبت ناک جنسی بیماریاں مثلاً ایڈز کا پھیلنا یہ سب امور زنا کے جرم سے منسوب سمجھے جا سکتے ہیں۔

اسلام زنا کو سماجی جرائم میں سب سے زیادہ سنگین جرم تصور کرتا ہے۔ اسلام ایک مرد اور ایک عورت کی پاکدامنی کو اس کی سب سے قیمتی چیز تصور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کے قیام کی خاطر، اسلام سختی سے اس کی مذمت کرتا ہے۔ معاشرے کے جرائم میں اس سب سے بڑے جرم کو اگر روکا یا دبایا نہ گیا تو وہ معاشرے میں مکمل انتشار اور مکمل تباہی لا سکتا ہے۔ قرآن مجید ایسے تمام راستے بند کرتا ہے جس کے ذریعہ یہ بیماری لوگوں میں داخل ہوتی ہے اور بڑی سختی سے زنا کے عمل کی سزا دیتا ہے اور اس میں ملوث فریقین کی مذمت فرماتا ہے۔

جہاں تک سزا کی حقیقت کا تعلق ہے قرآن مجید بیان فرماتا ہے:۔

’’زنا کار عورت اور زنا کار مرد پس ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ‘‘۔ (سورۃ النور آیت: ۳)

قرآن میں کسی بھی جگہ پر زنا کی سزا پتھر مار مار کر ہلاک کرنا نہیں ہے۔ کتنا بھی جرم ہے لیکن اس کی سزا نہیں یہ غلط فہمی شاید کہ اس وجہ سے ہوئی ہے کہ احادیث میں چند ایسے واقعات مذکور ہیں کو جو لوگ زنا کے جرم میں ملوث تھے انہیں آنحضرت ﷺ کے حکم سے سنگسار کر دیا گیا۔ ان چند واقعات میں سے ایک یہودی مرد اور عورت کا تھا جو موسوی شریعت کے مطابق سنگسار کئے گئے۔ (بخاری)

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی کہ جب تک آپ ﷺ پر کوئی نئی وحی نازل نہ ہوئی آپ ﷺ تورات کے قوانین کے مطابق فیصلہ فرماتے تھے۔ یوحنا کی انجیل باب ۸ آیت ۵۴ میں یہ ذکر کیا گیا ہے جو میں پیش کرتا ہوں۔

’’اے آقا یہ خاتون زنا میں ملوث تھی یعنی زنا کاری کے عمل میں۔ اب موسیٰ نے شریعت میں ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ اسے سنگسار کر دینا چاہئے‘‘۔

یہ غلط فہمی اکثر فقہاء میں مستقل طور پر چلی آ رہی ہے کہ کوڑے مارنا صرف غیر شادی شدہ شخص کیلئے ہے اور شادی شدہ زانی اور زانیہ کیلئے سزا یہ ہے کہ انہیں سنگسار کر کے ہلاک کر دیا جائے۔ قانوناً اور عقلاً ان احکامات کے مطابق عیسائیوں کو حضرت عیسیٰؑ کی پیروی آج کے دن تک کامل طور پر کرنی چاہئے تھی تاہم یہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے کہ اس کی پیروی نہیں کی گئی۔ اس وضاحت کی روشنی میں آج کے دور میں ایک دلچسپ تصویر ہمارے سامنے آتی ہے کہ یہودی اور عیسائی تو اپنی مذہبی تعلیمات کے مطابق زانیوں کو سنگسار کر کے نہیں مارتے لیکن بعض مسلمان ریاستیں اسلام کی تعلیمات کے خلاف زنا کیلئے سنگسار کرنے کی سزا لاگو کرتی ہیں۔

ایک اور امتیازی فرق اسلام اور دوسرے مذاہب کے درمیان سزائیں دینے میں یہ ہے کہ اسلام جتنی زیادہ سخت سزا دیتا ہے اتنا ہی انتہائی سخت حفاظتی اقدامات بھی لاگو کرتا ہے تاکہ لوگوں کو اس جرم میں ملوث ہونے سے بچایا جا سکے اور ساتھ ہی بہت سخت قوانین پیش کرتا ہے۔ ایک مجرم کا جرم ثابت کرنے کیلئے زنا کے معاملے میں چار گواہوں کی سختی سے پابندی کی شرط ہے جنہوں نے فی الحقیقت اس عمل کو ہوتے دیکھا ہو یہ اس لئے ہے تاکہ یقین دلایا جا سکے کہ اس الزام میں شک کا ایک ذرّہ بھی شامل نہیں۔ مزید یہ کہ گواہوں کی راست بازی اور صداقت سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ نہ صرف یہ کہ گواہوں کے راست باز ہونے کا ثبوت موجود ہو بلکہ ان کی ایک مہذب اور قابل عزت شخص کے طور پر عزت ہو۔ یہ تمام اقدامات ایک ضمانت ہیں تاکہ کوئی معصوم شخص اس جرم کا شکار نہ بن جائے۔

نہ صرف یہ کہ اسلامی قوانین جو گواہی کے متعلق ہیں بہت سخت ہیں بلکہ دنیا میں کہیں بھی گواہوں کے اصول وضوابط کی ایسی مثال نہیں ملتی۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ ’’ایسے مرد اور عورت کی گواہی جو عہد توڑ چکے ہوں مسترد کی جاتی ہے اور ایسے شخص کی بھی جنہیں ’’خدا‘‘ کی سزا مل چکی ہو اور ایسے شخص کی بھی جو کینہ پرور ہو اور جس کا ریکارڈ ہو کہ وہ جھوٹا گواہ رہ چکا ہے۔ اور اُس شخص کی بھی جو ان پر انحصار کرتا ہو جن کے خلاف وہ گواہی دے رہا ہو اور ایسا شخص بھی جو رشتہ دار یا وارث ہو اُس شخص کا جس کے خلاف وہ گواہی دے رہا ہو‘‘۔

معصوم لوگوں کی عزت کی حفاظت کیلئے کتنی خوبصورت تعلیم دی گئی ہے جس سے معاشرے کی پاکیزگی اور راست بازی کی مکمل حفاظت کی گئی ہے اس کے انتہائی بر...... کہ اسلامی کہلانے والی ریاستیں ایسی ہیں جہاں گواہیاں اور انصاف ایک تجارت بن چکے ہوں۔

ایک معاشرتی برائی جو اپنی سنگینی کے اعتبار سے زنا کے بعد دوسرے نمبر پر ہے جو انسانی معاشرے کی رُوح کو کھا جاتی ہے وہ معصوم لوگوں کے خلاف بہتان تراشی ہے۔ جو آج کل کی جدید اور مہذب کہلانے والی سوسائٹی میں عام ہے اور اسلام بہتان لگانے والوں کو سخت سزا دیتا ہے۔

اللہ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ’’وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ پیش نہیں کرتے تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور آئندہ کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور یہی لوگ ہیں جو بدکردار ہیں‘‘

(سورۃ النور آیت ۵)

یہاں قرآن مجید بتدریج بڑھتی ہوئی تین سزاؤں کا ذکر کرتا ہے جو بہتان لگانے والے کو دینی چاہئیں۔ سب سے پہلے کوڑے لگانے کی بدنی سزا، پھر بطور دروغ اور جھوٹے شخص کے طور پر پہچانے جانا جو اس کی گواہی کو رد کرتا ہے اور پھر یہ روحانی گھاؤ کہ اُسے بطور بدکردار کے مانا گیا۔

ایسی صورتحال میں جب الزام لگانے والا اپنے الزام کے حق میں ضروری ثبوت پیش نہ کر سکے تو وہ الزام جھوٹا تصور ہوگا اور الزام لگانے والا مجوزہ سزا کا مستحق ہوگا۔ کسی مقدمے کے حقائق جو بھی ہوں، وہ عورت جس پر زناکاری کا الزام لگایا گیا ہے وہ معصوم مانی جائے گی جب تک کہ مطلوبہ ثبوت پیش نہ کئے جائیں۔ قانون دراصل بہتان تراشی اور بدنام کرنے والوں کو طاقتور ہاتھوں سے دباتا ہے۔ قرآن مجید کے احکام کا تعلق بلا امتیاز مردوں اور عورتوں دونوں سے ہے۔

تیسرا جرم جس کا قرآن مجید میں ذکر ہے وہ قتل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر مقتولوں کے بارے میں قصاص فرض کر دیا گیا ہے۔ آزاد کا بدلہ آزاد کے برابر، غلام کا بدلہ غلام کے برابر اور عورت کا بدلہ عورت کے برابر لیا جائے اور وہ جسے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے تو پھر معروف طریق کی پیروی اور احسان کے ساتھ اس کو ادائیگی ہونی چاہئے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے رعائت اور رحمت ہے۔ پس جو بھی اس کے بعد زیادتی کرے تو اس کیلئے دردناک عذاب ہے‘‘۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۷۹)

یہ آیت مختلف درجے کے لوگوں کے درمیان کوئی فرق نہیں رکھتی۔ جہاں تک قانونِ قصاص کا تعلق ہے اس سزا کا تعلق تمام مجرموں سے ہے جنہوں نے قتل کیا ہو چاہے۔ ان کی کوئی بھی حیثیت ہو یا زندگی میں کوئی بھی مقام یا کوئی بھی مذہب ہو، کوئی بھی شخص ہو۔ اس کی ذات اور عقیدہ کا لحاظ کئے بغیر اور اس کے مقام کا لحاظ کئے بغیر کسی دوسرے شخص کے قتل کے جرم میں مار دینا چاہئے سوائے اس کے کہ مقتول کے رشتہ دار اسے معاف کر دیں اور یہ بھی کہ حکام نے اس معافی کی منظوری دے دی ہو۔

یہ آیت شہری قانون کی ایک انتہائی اہم شق بناتی ہے، وہ یہ کہ تمام انسان یکساں ہیں اور تمام مجرموں کو بلا امتیاز مناسب سزا دینی چاہئے سوائے اس کے کہ کسی قاتل کو مقتول کے رشتہ دار معاف کر دیں۔ ان شرائط کے تحت جہاں یہ توقع کی جا سکتی ہو کہ اس سے حالات بہتر اور خوشحالی کا موجب ہوں گے ورنہ قاتل کی سزا جیسا کہ بتائی گئی ضروری ہے۔

وہ حکام جو نظم وضبط اور قوانین بنانے کے ذمہ دار ہیں وہ اس بات کے پابند ہیں کہ قانون کے تقاضوں کے تحت مجرموں کو سزا دیں اور انہیں اپنے طور پر اختیار حاصل نہیں کہ وہ اسے معاف کر دیں۔ دوسری طرف مقتول کے ورثاء کو یہ اجازت نہیں کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھوں میں لیں اور مجرم کو خود سزا دیں۔

پس اسلام قتل کی سزا موت ہی تجویز فرماتا ہے لیکن بعض حالات میں کسی کو بھی اس کے حقوق سے محروم کئے بغیر سزا کی ایک استثنائی قسم بھی قائم فرما دی ہے۔ یہ استثنائی قسم بھی کامل حکمت پر مبنی ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ مقتول کے ورثاء کا ضرورت زندگی کیلئے مکمل انحصار مقتول پر ہی ہو اس صورتحال میں موت کی سزا اس خاندان کی فلاح بہبود اور بنیادی ضروریات کو پورا نہ کر سکے گی لہٰذا موت کے بدلے خون بہا لینے کا امکان رکھنے سے اسلام اس غمزدہ خاندان کیلئے ایک متبادل اختیار پیش فرماتا ہے۔

بنیادی طور پر اسلام ایک ایسے معاشرے کی تعمیر کرتا ہے جس کی بنیاد حقیقی بھائی چارے کی روح پر ہوتی ہے۔ جہاں ایک مسلمان کا خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ کس قدر خوبصورت تعلیم ہے جہاں اللہ اور انسانوں کی محبت ایک ہی رنگ میں رنگی گئی ہے۔ جہاں دل کی پاکیزگی اور دماغ اکٹھے مل جاتے ہیں اور اس حقیقت پر زور دیا جاتا ہے کہ اسلام میں سزا تلافی اور اصلاح کیلئے ایک مضبوط طاقت ہے جس سے خدا سے خالص محبت کرنے والا معاشرہ قائم کیا جا سکے۔

چوتھا جرم جس کا ذکر کیا گیا ہے وہ چوری ہے۔ چوری کی تجویز کردہ سزا ہوسکتا ہے کہ سخت نظر آئے تاہم جیسا کہ میں نے ابھی ذکر کیا تھا ایسی سزا جس سے برائی کا سد باب ہو اور اس اس سے پر اثر تبدیلی پیدا ہو اس کو لازمی ایک مثالی ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ’’اور چور مرد اور چور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو، اس کی جزا کے طور پر جنہوں نے کمایا۔ یہ اللہ کی طرف سے بطور عبرت کے ہے اور اللہ کامل غلبے والا اور حکمت والا ہے‘‘ (سورۃ المائدہ آیت ۳۹)

یہ بہتر ہے کہ ایک عضو کو علیحدہ کیا جائے اور ہزار کو بچا لیا جائے بجائے اس کے کہ سب ملوث ہوں اور بہت سے تباہ ہو جائیں۔ وہ یقیناً ایک اچھا سرجن ہوتا ہے جو اس سے نہیں ہچکچاتا کہ ایک خراب عضو کو کاٹ دیا جائے تاکہ پورے جسم کو بچایا جاسکے۔

تاہم اسلام میں سزا کے فلسفہ کو سمجھنے کیلئے یہ بہت فائدہ مند ہوگا کہ اس معاشرے کے پس منظر کو سمجھا جائے جس کے قیام کیلئے اسلام زور دیتا ہے۔ وہ اسلامی تعلیم، جو مالی ضمانت کے متعلق ہے اور جسے اسلام کا معاشی نظام ملک کے ہر شہری کیلئے پیش فرماتا ہے اس کا جاننا بھی ضروری ہے۔ جہاں تک معاشرے کی تعمیر کا تعلق ہے اسلام اسے تعمیر کرتا ہے سادہ طرز زندگی پر، سچ پر تقویٰ پر اور منع فرماتا ہے زندگی کی فضولیات اور بیکار رسم و رواج سے۔

اسلام ایک ایسا معاشرہ قائم کرتا ہے جو اس قسم کی رسومات سے پاک ہو اور ایسی کوئی وجوہات نہ ہوں جن کی وجہ سے کسی کے دل میں کچھ چرانے کا خیال پیدا ہو۔ یہ معاشرے کے وہ پہلو ہیں جو مذہب اور عقائد کے اختلاف کو مدنظر رکھے بغیر اسلامی ریاست کے ہر شخص کیلئے ماننا ضروری ہیں۔ ان سب کی روشنی میں اگر کسی ملک کے شہری فی الحقیقت مسلمان ہیں تو چرانے کا خیال ہی ناقابل تصور ہونا چاہئے۔ تاہم یہ افسوسناک ہے کہ حقیقی صورتحال میں ایسی چیزیں پیش کرنا بہت مشکل ہے۔

افسوس کا مقام ہے کہ مسلمان ریاستیں برائیوں جرائم، فراڈ اور جھوٹ کا مرکز اور پنپنے کی جگہ بن چکی ہیں، ایسے حالات میں اُس سے بہتر کوئی سزا ہو ہی نہیں سکتی جو کہ اسلام نے لاگو کی ہے۔ یعنی ہاتھوں کو کاٹنے کی سزا، ایسی سزا لوگوں کو خبردار کرنے اور جرم سے روکنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ مزید یہ کہ چوری سے بچاؤ میں سزا کا اثر بہت طاقتور ہے۔

اسلام کی ابتدائی تاریخ میں، ہاتھ کاٹنے کے واقعات بہت ہی کم ہیں کیونکہ ایک طرف سخت سزا دوسروں کو اس میں ملوث ہونے سے روکتی تھی اور دوسری طرف اس سزا پر عمل درآمد بھی ہونا تھا۔ نتیجۃً شاذ و نادر ہی چور ہوتے تھے لیکن جب کوئی پکڑ لیا جاتا تو اس کے ساتھ پوری احتیاط سے معاملہ کیا جاتا اور سزا پر عمل کروایا جاتا۔ آنحضرت ﷺ نے بلا امتیاز کسی قسم کی نرمی یا رعایت کو سختی سے منع فرمایا:

ہمیں ایک حدیث میں بتایا گیا ہے جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ قریش کے ایک معزز خاندان میں سے ایک عورت نے چوری کی۔ قریش اس واقعہ سے بہت پریشان تھے۔ انہوں نے اسامہ بن زیدؓ کو آنحضرت ﷺ کے پاس اس عورت کی معافی کیلئے بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا ’’اللہ کی حدود کے بارے میں سفارش کرتے ہو۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا ’’تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ جب ان کا کوئی بڑا اور با اثر آدمی چوری کرتا تو اس کو مختلف بہانوں سے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اُس کو پوری سزا دیتے۔ خدا کی قسم! اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ چوری کرے تو میں اُس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا اور ذرا بھی رعائت نہ کروں گا۔

(مسلم کتاب الحدود)

ایک چور کے ہاتھ کاٹنے والی سزا کیلئے اسلام نے کچھ شرائط بھی رکھی ہیں جیسے کہ چوری کرنے والی چیزیں ایسی نہ ہوں جنہیں کھایا جاتا ہو جس پر زندگی کی بقاء کا انحصار ہو یا معمولی چیزوں کی چوری وغیرہ۔ ایسے جرائم کیلئے دوسری مناسب سزائیں ہیں جو دی جاتی ہیں۔

اسلام میں سزا کا فلسفہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اسلام سزا کو آخری قدم کے طور پر اٹھاتا ہے اور اس کے پیچھے مقصد اصلاح ہوتا ہے کہ کسی طرح انسانی اقدار، انصاف اور رحم کو ملا کر اصلاح ہو۔ ایسی جگہ معافی کی حوصلہ افزائی کی جائے جہاں اس سے اصلاح کی امید ہو اور معاملات بہتر ہوتے ہوں۔ لیکن ایسی جگہ سخت سزا دی جائے جہاں واضح ہتک آمزی ہو اور قانون کی حد کو عبور کر لیا جائے۔

جرم ثابت کرنے کیلئے شہادت کا معیار بہت بلند اور سخت ہے لیکن ایک دفعہ جرم ثابت ہو جائے تو سزا بھی بہت سخت ہے۔ انتقام کیلئے سزائے موت کی اجازت ہے اور چوری کی سزا نا صرف قابل اصلاح چوروں کیلئے ہے تا کہ اُن کو اُس خداداد سہولت اور نعمت سے محروم کر دیا جائے جس کا وہ غلط استعمال کر کے لوگوں کے لئے دکھ کا باعث بن رہے تھے۔ ان سزاؤں میں اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کو سمجھنا آسان نہیں لیکن جیسا کہ قبل ازیں عرض کیا ہے کہ اب دنیا اسلام کی مقرر کی ہوئی سزاؤں کی حکمت اور عملی فائدے کو تسلیم کرتی ہے۔ انتقامی، اصلاحی، جرم سے روکنے والی سزائیں اور احتیاطی سزائیں جرائم کی روک تھام کیلئے عقل پر مبنی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’لیکن یہ وسوسہ کہ عدم اور رحم دونوں خدا تعالیٰ کی ذات میں جمع نہیں ہوسکتے کیونکہ عدل کا تقاضا ہے کہ سزا دی جائے اور رحم کا تقاضا ہے کہ درگزر کی جائے۔ یہ ایک ایسا دھوکہ ہے کہ جس میں قلتِ تدبر سے کوتہ اندیش عیشائی گرفتار ہیں۔ وہ غور نہیں کرتے کہ خدا تعالیٰ کا عدل بھی تو ایک رحم ہے۔ وجہ یہ کہ وہ سراسر انسانوں کے فائدہ کیلئے ہے۔ مثلاً اگر خدا تعالیٰ ایک خونی کی نسبت باعتبار اپنے عدل کے، حکم فرماتا ہے کہ وہ مارا جائے تو اس سے اُس کی الوہیت کو کچھ فائدہ نہیں بلکہ اس لئے چاہتا ہے کہ تا نوع انسان ایک دوسرے کو مار کر نابود نہ ہو جائیں۔ سو یہ نوع انسان کے حق میں رحم ہے اور یہ تمام حقوق عباد خدا تعالیٰ نے اسی لئے قائم کئے ہیں کہ تا امن قائم رہے اور ایک گروہ دوسرے گروہ پر ظلم کر کے دنیا میں فساد نہ ڈالیں۔ سو وہ تمام حقوق اور سزائیں جو مال اور جان اور آبرو کے متعلق ہیں درحقیقت نوع انسان کیلئے ایک رحم ہے۔

(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۷۳)

یہ مناسب ہوگا کہ آخر پر قارئین کی توجہ اس طرف پھیری جائے کہ وہ چار جرائم جو قرآن مجید نے چنے اور ان پر ایک حد لاگو کی، یہی وہ جرائم ہیں جو آج کے دور میں انسانوں کیلئے ناقابل تلافی اور مستقل بڑھتا ہوا اضطراب پیدا کر رہے ہیں۔

یہ کوشش کہ اُن قوانین کو ایک غیر اسلامی معاشرے میں متعارف کروایا جائے جس کو اسلامی اقدار نواہی اور حدود کا کچھ بھی علم نہیں ایسے ہی ہے جیسے یہ کوشش کی جائے کہ صحرا میں سٹرابری Strawberries کو اُگایا جائے حتیٰ کہ ایک ایسا ملک یا معاشرہ جہاں اکثریت مسلمانوں کی ہو وہاں بھی اسلامی قوانین کو کامیابی سے متعارف کروانا ممکن نہ ہوگا۔ جب تک کہ وہ معاشرہ اپنے اندر اسلامی اخلاق کی روح کو جذب نہ کر چکا ہو۔ مثال کے طور پر اگر ایک اسلامی ریاست میں جھوٹ بہت زیادہ ہے اور فی الحقیقت بہت سے گواہ جھوٹے ہیں۔ اگر چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا اور زنا کاری کی سزا سو کوڑے لگانا لاگو کر دی جائے تو یہ امکان ہے کہ بہت سے معصوم لوگوں کے ہاتھ کٹ جائیں گے اور جھوٹے گواہوں کی وجہ سے بہت سی پاک روحیں سو کوڑوں کی ضربیں کھائیں گی۔

آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے ساتھ محبت اور وفا صرف اس شرط پر ممکن ہے کہ پہلے پوری کوشش اور قربانیوں کے ساتھ ایسے معاشرے کو قائم کرنا چاہئے جو حقیقۃً ایک اسلامی معاشرہ کہلانے کا مستحق ہو پھر اسلامی قوانین کو اس معاشرے میں متعارف کروانا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اُٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے لٹیرے نہیں ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ مقبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے۔ میں اور میرا خدا اُن سے بیزار ہیں۔ میں بہت خوش ہوں اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں کیونکہ خدا اس جماعت کو ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا میں مقدم رکھ لیا ہو۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۷۷۔۷۸)

آج ہمارے لئے یہی ایک چیلنج ہے۔ اس چیز کیلئے کوشش کی جائے کہ پوری انسانیت کو خلافتِ احمدیہ کی پناہ میں لے آئیں تاکہ انہیں برائی اور کینہ سے محفوظ رکھا جاسکے اور تا اسے اس دنیا اور آخرت کی سزاؤں سے بچایا جاسکے اور قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف رہنمائی کی جاسکے۔ اور تا وہ یہ امن اور سکون اور اخلاص کے ساتھ اللہ کی محبت میں ترقی کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN
M/S ALLADIN BUILDERS
Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman
Contact : Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396
Email: khalid@alladinbuilders.com
Please visit us at : www.alladinbuilders.com

’’اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں‘‘

بھارت کی مختلف جماعتوں میں

یوم خلافت کے جلسوں کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۷ مئی کو یوم خلافت کے موقعہ پر بھارت کی مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے اپنے ہاں جماعتی روایات کے مطابق شاندار رنگ میں یوم خلافت کے جلسے منعقد کئے جس میں کثیر تعداد میں مردوزن اور بچوں نے شرکت کی۔ مقررین نے جلسوں میں خلفاء احمدیت کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ جلسوں کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن مجید سے ہوا اور خلافت کی شان میں نظمیں پڑھی گئیں، جلسوں کا اختتام دعا سے ہوا۔ اکثر جگہوں میں حاضرین کی ضیافت اور شیرینی تقسیم کی گئی جلسوں کے انعقاد کی خوشکن تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بدر موصول ہوئیں ہیں جنہیں نہایت اختصار سے ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے اللہ تعالیٰ تمام شامل ہونے اور پروگراموں میں حصہ لینے والوں کو اپنے افضال و برکات سے نوازے۔ (ادارہ)

کیرنگ (اڑیسہ): ۲۷ مئی کو جامع مسجد میں ۲۸ مئی کو احمدیہ مسجد محمود آباد میں اور ۲۹ مئی کو مسجد نور محلّہ دار الفضل کیرنگ میں بعد نماز عشاء جلسہ ہوا جس میں مکرم سیف الرحمٰن صاحب نائب امیر، مکرم شمس الحق خان صاحب، مکرم شیخ محمد ذکریا صاحب مبلغ، مکرم خیر الاسلام صاحب، مکرم عبدالحلیم صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب نے تقریر کی۔

بتیا (بہار) : مکرم قمر الہدیٰ صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم میزان الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ وسرکل انچارج موتی ہاری اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

موتی ہاری (بہار) : مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم حسن علی صاحب معلم ومکرمصدر اجلاس نے تقریر کی۔

کیندرا پاڑا (اڑیسہ): مکرم ڈاکٹر شیخ صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں پانچ تقاریر ہوئیں۔

پنکال (اڑیسہ) : مکرم عبدالاسماعیل صاحب امیر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ صبح نماز تہجد با جماعت ادا کی گئی اور اطفال وناصرات کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ جلسہ میں اطفال، خدام وانصار نے کثرت سے شرکت کی۔

چندپورا چھپرا (بہار) : جماعت احمدیہ چندپورا چھپرا نے ۲۷ مئی کو جلسہ کیا جس میں مکرم مظہر الاسلام معلم، مکرم عبدالرؤف صاحب معلم، مکرم فضیل احمد صاحب اور مکرم سید شکر اللہ مسلم مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ جلسہ میں چندپورا، بشن پورا، بھگوانپور کے ایک سوبیس افراد شریک ہوئے۔

کشمنڈی (بہار) : مکرم شاہد علی صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم صابر علی صاحب ملاّ مبلغ سلسلہ، مکرم ماسٹر عباس علی صاحب، مکرم سنارا شیخ صاحب معلم اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

شوپورہ (راجستھان) : مکرم منیر احمد صاحب کاٹھات صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم عمر احمد صاحب کاٹھات، مکرم نورالدین صاحب شاستری، مکرم قاسم صاحب نے تقریر کی۔ جلسہ میں جیت پورہ کے احباب بھی شریک ہوئے

روپن گڑھ (راجستھان) : مکرم عبدالرؤف صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم وسیم خان صاحب، مکرم عبدالصمد صاحب، مکرم رمضان علی صاحب معلم نے تقریر کی۔

سہاوا : جماعت احمدیہ سہاوا نے ۲۷ مئی کو جلسہ کیا جس میں دس افراد نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں مکرم رشید خان صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

ہنگونیاں (راجستھان) : مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم عالم حسین صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

کالی تلائی کھیڑا (راجستھان) : مکرم محمد عزیز صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ نصیر احمد صاحب، مکرم ناصر احمد صاحب مبلغ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

بٹلہ پندو مدو (آندھرا): مسجد احمدیہ میں مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم سبحانی صاحبسیکرٹری تعلیم وتربیت، مکرم شیخ اسرافیل صاحب معلم اور مکرم صدر جماعت نے تقریر کی۔ اس موقع پر اطفال کے مقابلہ جات کرائے گئے اور ان کو انعامات دیئے گئے۔

سورب (کرناٹک): مسجد احمدیہ میں مکرم ایم محمد احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم ایم ناصر احمد صاحب، مکرم ایم رشید احمد صاحب، مکرم طیب احمد صاحب مبلغ اور مکرم صدر اجلاس نے تقریر کی۔

موسیٰ بنی مائنز (جھارکھنڈ): مکرم فیروز عالم صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم مولوی فیض خان صاحب، مکرم مولوی رزاق خان صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم مولوی مزمل نیاز صاحب، مکرم مصور خان صاحب اور مکرم مولوی سید طفیل احمد صاحب شہباز مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ جلسہ کے انعقاد کی خبر کثیر الاشاعت اخبار ''پربھات خبر'' نے شائع کی۔

چنتہ کنٹہ لجنہ (آندھرا): ۲۸ مئی کو زیر صدارت مکرمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ مسجد فضل عمر میں لجنہ وناصرات کے زیر اہتمام جلسہ ہوا جس میں مکرمہ مبارکہ نسرین صاحبہ، مکرمہ اسماء رفیق صاحبہ، مکرمہ فرحین فراز صاحبہ، عزیزہ صوفیہ بیگم صابہ، عزیزہ تسلیم بیگم صاحبہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ اس موقع پر ناصرات کی سند امتحان بھی دی گئی۔

مکتدی پور (اڑیسہ): مکرم تبارک خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم مولوی بنی خان صاحب معلم، مکرم رسول خان صاحب قائد مجلس مکرم غلام حیدر خان صاحب معلم اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

لجنہ مکتدی پور (اڑیسہ): مکرمہ مطاہرہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ، بشیرہ بیگم صاحبہ، شمیمہ بیگم صاحبہ، امۃ الحفیظ بی بی صاحبہ، مکرمہ ذاکرہ بی بی صاحبہ اور صدر جلسہ نے تقریر کی

کٹک (اڑیسہ): مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں چار تقاریر ہوئیں۔ جلسہ میں 135 / مردوزن شامل ہوئے۔

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ۴۱ویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے ۳۲ویں سالانہ اجتماع کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۱۹۔۲۰۔۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل، بدھ، جمعرات کو قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ صوبائی / زونل / مقامی قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام کی ٹکٹیں بروقت ریزرو کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس روحانی اجتماع میں شرکت کیلئے قادیان دارالامان میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

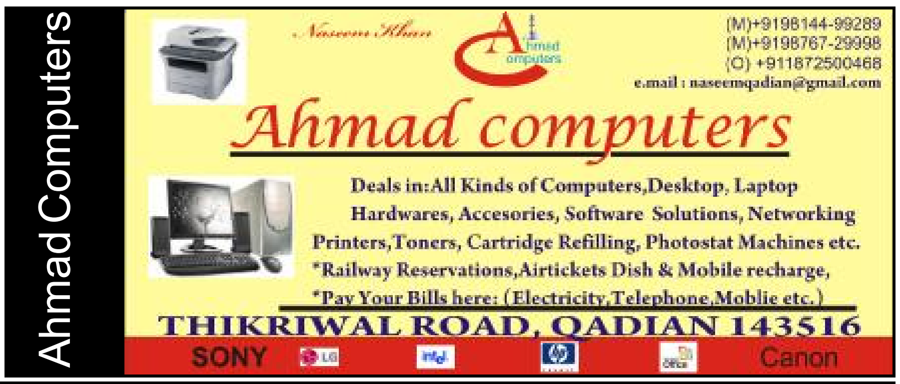

وصایا : : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:19913 مَیں وثیق احمد ولد مکرم حنیف خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگلہ گھنو ڈاکخانہ ننگلہ لیلادھر ضلع ایٹا صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4102 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ظہیر احمد خادم　　العبد: شیر محمد خان　　گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19914 مَیں انور خان ولد مکرم بدھو خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ عمر 22 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن گوڑی ٹوریا ڈاکخانہ گوڑی ٹوریا ضلع نرسنگھ پور صوبہ ایم پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قاری نواب احمد　　العبد: انور خان　　گواہ : ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19915 مَیں چاند علی ملک ولد مکرم نوشاد ملک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 23 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن بکھان گاچھی ڈاکخانہ گھورولیا ضلع ندیا صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ:: خاکسار کو والد صاحب کی جائیداد میں سے حصہ میں ڈیڑھ بیگھہ زمین ملی ہے اس کی موجودہ قیمت ساٹھ ہزار روپے ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سفیر احمد شمیم　　العبد: انور خان　　گواہ : ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19916 مَیں محمد عبد المنان ولد مکرم زبید علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ عمر 40 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن ردی پور ڈاکخانہ ردی پور ضلع پاکوڑ صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رئیس الدین　　العبد: محمد عبد المنان　　گواہ : ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19917 مَیں محمد سفیر ندیم ولد مکرم محمد بشیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4230 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سفیر احمد شمیم　　العبد: محمد سفیر ندیم　　گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19918 مَیں عبد المجید ملکانہ ولد مکرم وحید خان ملکانہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن ساندھن ڈاکخانہ ساندھن ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4544 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فرید احمد ناصر　　العبد: عبد المجید ملکانہ　　گواہ : ظہیر عالم ناصر

وصیت نمبر:19919 مَیں حمید الدین صادق ولد مکرم محمد راشد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلر عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ڈاکخانہ امروہہ ضلع جے پی نگر صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.3.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ٹیلرنگ ماہانہ -/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فرید احمد ناصر　　العبد: حمید الدین صادق　　گواہ : سردار احمد

وصیت نمبر:19920 مَیں حافظ محمد حسن انصاری ولد مکرم بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 40 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن پتھر کیڑا ڈاکخانہ بھوٹ ضلع رامپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ:: ایک عدد مکان جو کہ لمبائی چالیس گز اور چوڑائی ستائیس گز زمین پر بنا ہوا ہے۔اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3554 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فرید احمد ناصر　　العبد: حافظ محمد حسن انصاری　　گواہ : رسول سلام

وصیت نمبر:19921 مَیں محمد طاہر ولد مکرم محمد راشد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ڈاکخانہ امروہہ ضلع جے پی نگر امروہہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/4000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : بشارت احمد امروہی　　العبد: محمد طاہر　　گواہ : سردار احمد

وصیت نمبر:19922 مَیں ندرت بیگم زوجہ مکرم محمد طاہر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ڈاکخانہ امروہہ ضلع جے پی نگر امروہہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.3.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ:: ساڑھے چار تولہ سونا اور ساڑھے سات تولہ چاندی میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد طاہر　　الامۃ : ندرت بیگم　　گواہ : محمد راشد

وصیت نمبر:19923 مَیں رسول سلام ولد مکرم حکم راوت صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 23 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن پرسونی بھاٹا ڈاکخانہ رانی گنج ضلع پرسا صوبہ نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.3.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3705 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فرید احمد ناصر　　العبد: رسول سلام　　گواہ : سردار احمد

وصیت نمبر:19924 مَیں محمد یوسف علی غازی ولد مکرم محمد صبد بل غازی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 34 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن بورو ملاّ کھالی ڈاکخانہ بورو ملاّ کھالی ضلع چوبیس پرگنہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.3.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ وغیر منقولہ:: ایک بیگھا زمین ونقد تیس ہزار روپے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3767 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فرید احمد ناصر　　العبد: محمد یوسف علی غازی　　گواہ : سردار احمد

وصیت نمبر:19925 مَیں اسلام الدین ولد مکرم اعصم الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال تاریخ بیعت 1983 ساکن کرنال ڈاکخانہ کرنال ضلع کرنال صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ:: ایک مکان جس کی قیمت تقریباً تین لاکھ روپے ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد رفیق بھٹی　　العبد: اسلام الدین　　گواہ : ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19926 مَیں شکیل احمد کریم ولد مکرم مولوی فضل کریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور ضلع پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3844 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیق احمد عاجز　　العبد: شکیل احمد کریم　　گواہ : ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19927 مَیں امۃ الشکور زوجہ مکرم بشارت احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال تاریخ بیعت 1967 ساکن کرنال ڈاکخانہ کرنال ضلع کرنال صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج

مورخہ 27.1.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ:: حق مہر تین ہزار روپے وصول شد۔ زیورات طلائی:: ایک عدد انگوٹھی وزن تین گرام قیمت ڈھائی ہزار روپے۔ ایک عدد بالی وزن پانچ گرام قیمت ڈھائی ہزار روپے۔ ایک چین وزن ایک تولہ قیمت پانچ ہزار چھ سو روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : بشارت احمد　　الامۃ : امۃ الشکور　　گواہ : ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19928 مَیں اخلاق احمد ولد مکرم محمد صدیق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 35 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن لنڈہ ڈاکخانہ لنڈہ ضلع انبالہ صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از مزدوری ماہانہ -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ناصر احمد عثمان　　العبد: اخلاق احمد　　گواہ : ایوب علی خان

وصیت نمبر:19929 مَیں عرفان علی ولد مکرم منور علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 23 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن رامی ڈاکخانہ کبیر پور ضلع سیتا پور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3910 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سفیر احمد شمیم　　العبد: عرفان علی　　گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19930 مَیں محمد شوکت ولد مکرم فیروز الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 20 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیق احمد عاجز　　العبد: محمد شوکت　　گواہ : یاسین سروہا

وصیت نمبر:19931 مَیں سہیل احمد ولد مکرم محمد یونس صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی ڈاکخانہ سلیم پور ضلع شاہدرہ صوبہ دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیق احمد عاجز　　العبد: سہیل احمد　　گواہ : سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:19932 مَیں محمد شفیق ولد مکرم منیر حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 20 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیق احمد عاجز　　العبد: محمد شفیق　　گواہ : سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:19933 مَیں طارق عبد اللہ قمر ولد مکرم محمد عبد اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3910 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیق احمد عاجز　　العبد: طارق عبد اللہ قمر　　گواہ : سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:19934 مَیں محمد محسن علی ولد مکرم محمد مقصود علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 27 سال تاریخ بیعت 1991 ساکن ملّا پاڑا ڈاکخانہ کرائی ضلع دکھن دیناج پور صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4102 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن

تحریک جدید اور ماہ رمضان المبارک میں چار مُناسبتین

بانیٔ تحریک جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۴؍نومبر ۱۹۳۸ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ میں تحریک جدید اور ماہ رمضان المبارک کی چار اہم مناسبتوں یعنی سادہ زندگی، مشقت کی عادت، استقلال اور دعا پر بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا:

''یہ چار بڑی بڑی مناسبتیں رمضان کی تحریک جدید سے ہیں اور یہ چار مناسبتیں تحریک جدید کی رمضان سے ہیں۔ پس اگر تم رمضان سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت ومشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کے لئے آتا ہے۔ پس جس غرض کے لئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کی جدوجہد کرو...... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا ہے کہ رمضان سے فائدہ اُٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں یہ سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض ومقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں مَیں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو۔ اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں.....آج میں نے چاہا کہ تمہیں تحریک جدید کے اصول کی طرف توجہ دلا دوں اور بتادوں کہ بغیر ان اصولوں کو اختیار کئے وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے جن فوائد کو حاصل کرنے کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں.....جب تک انسان کسی کام کی حکمت نہیں سمجھتا، اُس کے دل میں بشاشت پیدا نہیں ہوتی، اُس وقت تک انسان اللہ تعالیٰ کے انوار کو بھی جذب نہیں کرسکتا....'' (تحریک جدید۔ ایک الٰہی تحریک جلد اوّل صفحہ ۵۸۲ تا ۵۸۴)

تحریک جدید اور رمضان المبارک کی ان چار گہری مناسبتوں کو ملحوظ رکھ کر مخلصین جماعت کا شروع سے ہی یہ تعامل چلا آرہا ہے کہ وہ ہر سال ماہِ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صدفی صد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال وانوار کو جذب کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہِ مقدس میں بہت جلد قدم رکھنے والے ہیں بطور یاددہانی جملہ مجاہدین تحریک جدید بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ابھی سے اپنی کمرِ ہمت کس لیں۔ ۱۵؍ماہ رمضان المبارک یعنی مورخہ 26؍اگست تک اپنے واجبات تحریک جدید کی مکمل ادائیگی کر کے اس ماہِ سعید کے غیر معمولی افضال وانوار سے مستفیض ہونے کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے بھی وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جملہ امراء، صدران جماعت اور سرکل انچارج صاحبان سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ براہِ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صدفی صد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں ۶؍ستمبر سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور ۱۱؍ستمبر تک بذریعہ فیکس وکالت مال تحریک جدید قادیان کو بھجوانے کی زحمت فرمائیں تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست بروقت مرتب ہو کر ۲۹ رمضان المبارک کی اجتماعی دعا کے لئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جاسکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔　　(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیق احمد عاجز　　العبد: محمد محسن علی　　گواہ : سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:19935 مَیں ڈاکٹر افضل خان ولد مکرم رحیم داد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 57 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن لیمورما ڈاکخانہ لیمورما ضلع مہاسمند صوبہ چھتیس گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قاری نواب احمد　　العبد: ڈاکٹر افضل خان　　گواہ : سفیر احمد شمیم

ماہ رمضان المبارک کی آمد پر ''ادارہ بدر'' کی جانب سے قارئین کی خدمت میں

مبارک صد مبارک

(بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ 2)

الجیرین فیملی کی حضور انور سے ملاقات

اخلاص و وفا کا غیر معمولی اظہار

کچھ دیر بعد حضور انور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ہوٹل کے Lawn میں تشریف لے آئے تو محترم امیر صاحب نے عرض کی کہ حضور ایک الجیرین خاندان کے 3 افراد اور Marseille سے ایک algerian دوست صرف حضور انور کو دیکھنے کے لئے اور صبح کی نماز حضور کی اقتداء میں ادا کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے ایک خاتون مکرمہ حفیظہ صاحبہ نے اکتوبر 2009ء کے اپنے کچھ خواب بھی لکھ کر دیئے ہیں۔ جن میں ایک خواب میں انہوں نے حضور انور کو دیکھا کہ آپ نے انہیں زیتون کے تیل کی ایک بوتل دی اور ایک پیکٹ بھی دیا۔ کہتی ہیں کہ میں خیال کرتی ہوں کہ یہ کھجوریں ہیں۔ خواب کے وقت میں بیمار تھی۔ چنانچہ میں نے زیتون استعمال کیا اور میرے خیال میں زیتون ہی کی بدولت میں صحت یاب ہوگئی۔ انہوں نے بتایا کہ چند ماہ قبل میں نے ایک اور خواب دیکھا کہ مسجد سے اذان کی آواز سنائی دیتی ہے تو میں بہت خوش ہوئی کہ یہاں تو کوئی مسجد نہیں مگر پھر بھی اذان کی آواز آرہی ہے۔ تب مجھے بتایا گیا کہ تمہیں پتہ نہیں کہ یہاں خلیفۃ المسیح تشریف لارہے ہیں۔ چنانچہ آج حضور فرانس کے جنوب کے اس حصہ میں تشریف فرما ہیں جہاں ہم رہتے ہیں حالانکہ پہلے مجھے آپ کی آمد کا کوئی علم نہیں تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ لوگ کہاں ہیں؟ محترم امیر صاحب نے بتایا کہ خدام الاحمدیہ نے سامنے ہوٹل میں اپنا ایک عارضی سا مرکز بنایا ہوا ہے وہ اس وقت وہاں ہیں تو حضور ایدہ اللہ آہستہ آہستہ اس طرف کو چل پڑے۔ اس پر محترم امیر صاحب نے بتایا کہ میں نے ان کو یہاں بلایا ہے۔ اتنی دیر میں وہ سب بھی وہاں پہنچ گئے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ باغ میں شیڈ کے نیچے جو کرسیاں ہیں وہ صاف ہیں تو ادھر ہی بیٹھ جاتے ہیں۔ چنانچہ حضور وہاں تشریف فرما ہوئے اور نومبائعین بھی سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ حضور انور نے ان کے نام پوچھے اور یہ کہ کس ملک کے رہنے والے ہیں۔ فرانس کے کون سے شہر میں رہتے ہیں اور کیا فرنچ نیشنل ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے پچھلے سال بیعت کی تھی۔ لیکن ان کے بڑے بھائی جو ساتھ تھے انہوں نے کہا کہ میں نے ابھی بیعت نہیں کی حالانکہ وہ دس سال سے MTA دیکھ رہے ہیں اور انہوں نے ہی اپنے بہن بھائیوں کو جماعت کے بارہ میں بتایا تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دوڑ آپ نے شروع کی تھی آگے وہ نکل گئے تو اس دوست نے کہا کہ انشاء اللہ انشاء اللہ۔ تب حضور نے پوچھا کہ خواب کس نے دیکھی تھی؟ محترمہ حفیظہ صاحبہ نے جواب دیا کہ حضور میں نے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ اب آپ کی صحت کیسی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ اب میں ٹھیک ہوں۔ پھر حضور نے Marseille سے آئے ہوئے الجزائری احمدی دوست عبدالعزیز سے دریافت فرمایا کہ آپ کیا کام کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ جنگل میں درخت کاٹنے کا کام کرتے ہیں اور ساتھ ہی جنگل کی صفائی کا کام بھی کرتے ہیں۔ حضور انور نے ان سے پوچھا کہ کوئی سوال ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضور سب کچھ بھول گیا ہوں۔ اس پر دوسرے نومبائعین نے بھی کہا کہ ہماری تو ٹانگیں کانپ رہی ہیں کہ ہم آپ کو اتنا قریب سے دیکھ رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو کچھ کہنا ہو وہ اگلی دفعہ لکھ کر لانا۔ بعد ازاں حضور انور نے نومبائعین کو الیس اللہ بکاف عبدہ، کی انگوٹھیاں تحفہ میں دیں اور ان کے ساتھ ہوٹل کے باغیچہ میں تصویریں کھنچوائیں۔

اس ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ دوبارہ اندر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد محترم امیر صاحب کو اندر بلا کر چند ہدایات دیں۔ بعد ازاں حضور انور نے فرانس سے آئے ہوئے تمام احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ اس دوران جماعت احمدیہ اٹلی کے احباب بھی ہوٹل میں پہنچ چکے تھے۔ کیونکہ حضور انور آج ان کے ساتھ اٹلی تشریف لے جانے والے تھے۔ انہوں نے بھی مصافحہ کیا۔ اتنے میں باہر سڑک پر کچھ غیر ملکی لوگ بھی حضور انور کو دیکھنے کے لئے رک گئے کہ یہ کون شخص ہے؟ ان میں سے ایک شخص تو ہوٹل کے جنگلے کے ساتھ کھڑا ٹکٹکی لگائے حضور کو دیکھے جا رہا تھا۔ Security کے ایک دوست ان کی طرف یہ پوچھنے کے لئے گئے کہ وہ جنگلے کے ساتھ اس طرح کیوں کھڑے ہیں؟ تو اس نے بتایا کہ یہ آدمی کوئی عام آدمی نہیں ہیں۔ ان کی شخصیت مجھے اپنی طرف کھینچتی ہے اور یہ کوئی بہت بڑے روحانی انسان لگتے ہیں۔ محترم امیر صاحب نے یہ بات سن کر حضور انور کی خدمت میں سارا واقعہ بیان کیا اور عرض کی کہ ایسا ہی ایک واقعہ پہلے Calais میں بھی پیش آچکا ہے۔ اس پر حضور پرنور نے فرمایا کہ آئیں اس کے پاس چلتے ہیں۔ وہ شخص اس وقت بھی جنگلے کے پاس ہی کھڑا تھا۔ حضور ایدہ اللہ اس کے پاس پہنچے اور Hello کہا اور مصافحہ کیا تو اس نے عزت سے اپنی ٹوپی اتار کر سر جھکایا اور حضور انور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کی آنکھوں، آپ کے چہرے اور آپ کے جسم کے اندر سے ایسی روشنی نکلتی دیکھتا ہوں جو دنیا کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔

بعد ازاں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی کی طرف تشریف لائے اور ایک لمبی دعا کے بعد 11 بج کر 22 منٹ پر آپ بے شمار برکتوں اور نوروں کے جلو میں اٹلی کی طرف روانہ ہوگئے۔ حضور انور ایدہ اللہ مع افراد قافلہ ٹھیک 11 بجکر 51 منٹ پر اٹلی میں داخل ہوئے۔ یقیناً یہ لمحہ نہ صرف جماعت احمدیہ اٹلی کیلئے بلکہ اہل اٹلی کے لئے ایک تاریخ ساز لمحہ تھا۔

اٹلی میں اسلام واحمدیت کی مختصر تاریخ

اٹلی جنوبی یورپ کی ایک اہم جمہوریہ ہے جو ایک پہاڑی سلسلہ اپی نائن (Apennine)، جزائر سسلی (Sicily)، سارڈینیا (Sardinia) اور متعدد چھوٹے چھوٹے جزائر پر مشتمل ایک ملک ہے۔ اٹلی کی حدود میں دو خود مختار ریاستیں بھی موجود ہیں۔ ایک کا نام San Marino ہے اور دوسری Vatican City کہلاتی ہے۔

اٹلی میں عیسائی 91.6 فیصد ہیں۔ جبکہ مسلمان کل آبادی کا 2.1 فیصد ہیں۔ اطالوی معیشت دنیا کی ساتویں بڑی اور یورپ کی چوتھی بڑی معیشت ہے۔ ملک کا شمالی حصہ زیادہ تر صنعتی اور تجارتی ہے جبکہ جنوبی حصہ میں زیادہ تر زراعت ہوتی ہے۔

تقریباً 500 ق م میں سلطنت روم کو عروج حاصل ہوا۔ پانچویں صدی عیسوی میں اسے زوال آیا اور یہ عظیم سلطنت کئی حصوں میں بٹ گئی۔ 1861ء میں بادشاہ وکٹر عمانیویل دوم کے دور حکومت میں سلطنت اٹلی وجود میں آئی اور 1870ء میں یورپ کے زیر تسلط علاقوں کی شمولیت کے بعد اٹلی کا اتحاد مکمل ہوگیا۔ اٹلی کا صدر مقام اور سب سے بڑا شہر روم ہے۔

بحیرہ روم کے وسط میں واقع اٹلی کا جزیرہ سسلی مختلف زمانوں میں فنیقی، یونانی، رومی اور اسلامی تہذیبوں کا گہوارہ رہا ہے۔ اسلامی عہد میں پالرمو (Palermo) اس کا دارالحکومت رہا۔ اس جزیرے پر 827ء سے 1091ء تک مسلمانوں کی حکومت رہی۔

اندلس (اسپین) اور جزیرہ کریٹ (Crete) کے علاوہ سسلی یورپ کا تیسرا علاقہ تھا جو 264 سال عرب مسلمانوں کے زیر تسلط رہنے کے بعد واپس عیسائیوں کے قبضہ میں چلا گیا اور وہاں کے مسلمان حرف غلط کی طرح مٹ گئے یا انہیں وہاں سے نکال دیا گیا اور 1300 عیسوی تک ان سب کو جبراً عیسائی بنالیا گیا یا مسلمان ہونے کی پاداش میں قتل کر دیا گیا اور اس طرح اگر چہ اس وقت تو اٹلی کے ہر حصے سے مسلمانوں کا خاتمہ ہوگیا۔

اس علاقہ میں اسلام کے عروج اور کمال کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں جس وقت مسلمان سپین پر حکومت کرتے تھے یورپ میں ایک دوسرا مقام بھی تھا جو سپین سے اتر کر دوسرے نمبر پر تھا۔ مسلمانوں میں عام طور پر ہسپانیہ مشہور ہے اور عام لوگ اس کے متعلق کہتے ہیں کہ اندلس کی یہ بات ہے اور وہ بات ہے لیکن اس حکومت کو عوام الناس نہیں جانتے۔ یہ صقلیہ کی حکومت تھی جو سپین سے دوسرے نمبر پر تھی اور بڑی شان و شوکت سے اس پر اسلام کا جھنڈا لہراتا تھا اور یورپ کی بڑی بڑی حکومتیں اس سے خائف اور لرزاں تھیں۔ صقلیہ وہ علاقہ ہے جسے آج کل سسلی کہتے ہیں۔ یہ ایک جزیرہ ہے جو اٹلی کے نچلے حصہ میں ہے۔ پرانے زمانہ میں یہ علاقہ مسلمانوں کے قبضہ میں تھا اور وہ بحیرہ روم پر پورے طور پر قابض تھے اور کسی حکومت کی طاقت نہ تھی کہ ان کی اجازت کے بغیر تجارتی جہاز اس میں سے گزار سکے۔ مسلمانوں کی بڑی بڑی یونیورسٹیاں یہاں تھیں۔ صقلیہ پر مسلمانوں کا حملہ 645ء یا 650ء میں یعنی رسول کریم ﷺ کی وفات کے تھوڑے عرصہ بعد ہی ہوگیا تھا۔ بنو امیہ نے جہاں سپین کی طرف رخ کیا وہاں انہوں نے صقلیہ کی طرف بھی اپنی توجہ مبذول کی لیکن صرف کناروں کا علاقہ فتح کر کے چھاؤنیاں قائم کیں اور باقی اسی طرح پڑا رہا۔ اس کے بعد سپین والوں اور افریقہ کی حکومتِ اسلامی نے اپنے عساکر بھیج کر باقی علاقہ کو فتح کیا۔ یہ علاقہ قریباً تین سو سال تک مسلمانوں کے ماتحت رہا۔ یہ علاقہ مسلمانوں نے بہت مشکل سے فتح کیا۔ ایک لمبے عرصہ تک لڑائی جاری رہی اور اندازاً 138 سال میں جا کر یہ سارا علاقہ اسلامی حکومت کا حصہ بنا۔ اس علاقہ کے لوگ بہت جفاکش، محنتی اور جنگجو تھے۔ اس لئے یورپ کی بڑی بڑی حکومتیں بھی اسے فتح نہیں کر سکتی تھیں مگر مسلمانوں نے ایک لمبی جنگ کے بعد اسے سَر کیا اور اڑھائی تین سو سال تک مسلمانوں کے قبضہ میں رہا۔ مسلمانوں نے اسے تمام علوم و فنون کا مرکز بنایا۔ دور دور کے ملکوں سے طالب علم یہاں تحصیل علم کی خاطر آتے تھے اور تمام قسم کے علوم کی یونیورسٹیاں یہاں پائی جاتی تھیں اور مسلمان سب سے معزز لوگ اس علاقہ میں سمجھے جاتے تھے اور کوئی قوم ان کے مقابلہ میں ٹھہر نہ سکتی تھی لیکن جو سپین والوں کا حشر ہوا وہی ان کا ہوا۔ عیسائیوں نے مسلمانوں کو صقلیہ کی سرزمین سے اس طرح چن چن کر نکالا کہ آج وہاں کوئی مسلمان دیکھنے کو نہیں ملتا۔"

لیکن خدا کی تقدیر نے ان علاقوں کے لئے کچھ اور فیصلے بھی مقدر کر رکھے تھے جن کے ظہور کا وقت اب آن پہنچا ہے۔ اس کیلئے خدا نے اپنے مامور، موعود اقوام عالم کو مبعوث فرما کر ان علاقوں میں از سر نو خدا کی توحید کے قیام اور انہیں محمد عربی ﷺ کے قدموں میں لا کھڑا کرنے کا عمل شروع فرما دیا ہے۔ اب یہ سلسلہ بڑھے گا، پھلے گا اور پھیلے گا اور کسی میں طاقت نہیں جو اس کو روک سکے۔ اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جب میں نے یہ حالات تاریخوں میں پڑھے تو میں نے عزم کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی تو میں ان علاقوں میں احمدیت کی اشاعت کیلئے اپنے مبلغین بھجواؤں گا جو اسلام کو دوبارہ ان علاقوں میں غالب کریں اور اسلام کا جھنڈا دوبارہ اس ملک میں گاڑ دیں۔ پہلے مَیں نے ملک محمد شریف صاحب کو اس ملک میں بھیجا لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہاں اندرونی جنگ شروع ہوگئی اور قونصل سپین کے انگریزی قونصل (Counsel) نے ان سے کہا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں۔ پھر میں نے ان کو اٹلی بھیج دیا۔

صقلیہ کے لوگ آج کل اپنی آزادی کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔ اس علاقے کے مسلمانوں کو جبراً عیسائی بنایا گیا تھا لیکن امتدادِ زمانہ کی وجہ سے وہ اب اپنے آبائی مذہب کو بالکل بھول گئے ہیں۔ صقلیہ میں رہنے والوں میں سے لاکھوں ایسے ہیں جو مخلص دیندار اور پرہیز گار مسلمانوں کی اولادیں ہیں۔ ان کے آباء و اجداد اسلام کے فدائی اور بہت متقی لوگ تھے لیکن یہ لوگ اسلام سے بالکل غافل ہیں اور عیسائیت کو ہی اپنا اصلی مذہب سمجھتے ہیں۔ میں نے اٹلی کے مبلغین کو لکھا کہ آپ اس علاقہ میں تبلیغ پر زور دیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ان کے آباء واجداد کی ارواح کی تڑپ اور ان کی نیکی ان کی اولادوں کو اسلام کی طرف لے آئے۔ پہلا خط ان کا جو مجھے پہنچا اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ ہم اب روم سے آ گئے ہیں اور صقلیہ کی طرف جا رہے ہیں۔ پھر ان کا دوسرا خط مجھے پہنچا کہ ہم مسینا میں پہنچ گئے ہیں۔ لوگ ہمارے لباس کو دیکھ کر جوق در جوق ہمارے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں ہم ان کو یہ وعظ کرتے ہیں کہ تمہارے باپ دادے تو مسلمان تھے۔ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اسلام سے دور چلے گئے ہو۔ اب دوسرا مسیح آ گیا ہے۔ آؤ اور اس کے ذریعہ حقیقی اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ تیسرا خط ان کا مجھے آج ملا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے دو نوجوان احمدی ہوگئے ہیں دونوں بہت جوشیلے احمدی ہیں۔ احمدیت کی تبلیغ کا بہت جوش رکھتے ہیں۔ ایک کا نام ہم نے محمود رکھا ہے اور دوسرے کا نام بشیر رکھا ہے۔ ان کا خط بھی مجھے آیا ہے جس میں انہوں نے بیعت کا لکھا ہے۔ ہمارے لئے یہ حالات خوشکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں توفیق دے کہ یہ دونوں ملک ہمارے ذریعہ پھر اسلام کا گہوارہ بن جائیں .... ہمارے مبلغین کا تو بیرونی ممالک میں یہ حال ہے کہ ان میں سے ایک یعنی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے جنگل میں جا کر درختوں کے پتے کھا کر پیٹ بھرا اور دوسرے بھی نہایت تنگی کے ساتھ گزارہ کرتے ہیں...... اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے لئے کثرت سے اہم مقامات پر نئے تبلیغی رستے کھل رہے ہیں اور وہاں سے پیاسی روحیں پکار رہی ہیں کہ ہماری سیرابی کا کوئی انتظام کیا جاوے لیکن ہمارے پاس نہ اتنی تعداد میں آدمی ہیں کہ ہم ہر آواز پر ایک وفد بھیج دیں اور نہ ہی وفود کے بھیجنے کے لئے اخراجات ہیں۔ ایسے حالات میں ایک مؤمن کا خون کھولنے لگتا ہے، خصوصاً سپین اور صقلیہ کے واقعات کو پڑھ کر تو اس کا خون گرمی کی حد سے نکل کر ابلنے کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ جہاں ہمارے آباء و اجداد نے سینکڑوں سالوں تک حکومتیں کیں اور وہ ان ممالک کے بادشاہ رہے وہاں مسلمانوں سے یہ سلوک کیا گیا کہ ان کو جبراً عیسائی بنا لیا گیا اور آج وہاں اسلام کا نام لینے والا بھی کوئی نہیں۔ پھر

یہ علاقے اس لحاظ سے بھی خصوصیت رکھتے ہیں کہ وہاں سے تمام یوروپین ملکوں میں تبلیغ کے رستے کھلتے ہیں۔"

چنانچہ اسی الٰہی منصوبہ کے تحت حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر یکم فروری 1936ء کو مکرم ملک محمد شریف صاحب گجراتی قادیان سے اسپین کیلئے روانہ ہوئے۔ نومبر 1936ء میں جب اسپین جنگ کا میدان بن گیا تو برطانوی سفیر نے ملک محمد شریف صاحب کو سفارت خانہ بلایا اور دو دن بعد آپ حکماً میڈرڈ سے لندن بھیج دیئے گئے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اٹلی کے دارالسلطنت روم پہنچنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ آپ 21 جنوری 1937ء کو روم پہنچ گئے۔ اور جماعت احمدیہ کا مشن قائم کر کے تبلیغ اسلام کا فریضہ بجالانے میں مصروف ہوگئے۔ 1940ء تک چند لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے تھے۔ جنگ عظیم دوم کے نتیجہ میں آپ 1944ء تک دشمن کے قیدی کیمپوں میں رہے۔ اسی دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل اور مکرم مولوی محمد عثمان صاحب فاضل کو اٹلی کے لئے نامزد کر کے مکرم ملک محمد شریف صاحب کو اٹلی کا امیر مقرر فرمایا۔ ملک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ دشمن کے قیدی کیمپ میں جانے سے پہلے ایطالیہ میں تیس کے قریب انسانوں نے احمدیت قبول کی تھی۔ قید کے چار سالہ عرصہ میں بھی آپ نے تبلیغ کا کام جاری رکھا۔ آپ کی ایک دلچسپ اور ایمان افروز رپورٹ کا یہاں ذکر کرنا مناسب ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ایطالیہ کے حالات کے پیش نظر سسلی کے علاقہ میں تبلیغ احمدیت کی غرض سے ان ہر دو مجاہدین (ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل اور مولوی محمد عثمان صاحب فاضل) کو Messina کے شہر بھیجا تا اس حصہ زمین کے ان انسانوں تک یہ پیغام پہنچایا جاسکے جو ایک وقت میں مسلمان تھے۔ اور پالیرمو (Palermo) نامی شہر اسلامی تہذیب کا مرکز تھا۔...... Messina شہر کے دورہ کے موقعہ پر جبکہ وہاں کی مقامی حکومت نے ہر دو مبلغین کو 24 گھنٹوں کے اندر ملک چھوڑ دینے کا حکم دے دیا تھا۔ مقامی بالائی حکام سے مل کر اور انہیں گزشتہ اسلامی شوکت اور شان کی یاد دلا کر اور ان کے اس رنگ میں اپنے ساتھ رشتہ کے تصور کے نتیجہ میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے حکم کی تنسیخ کے کام میں کامیابی ہوگئی۔ اس موقعہ پر دو ایمان افروز واقعات قابل ذکر ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ مسینہ (Messina) کی بندرگاہ کے قریب ایک پرانے زمانے کی یادگار کے سامنے جو ایک مسجد سے مشابہت رکھتی تھی میں نے کھڑے ہو کر اسلامی دور کی یاد تازہ کرتے ہوئے سوز و گداز سے دعا کی تو ایک بھاری مجمع کو وہاں پر کھڑے پایا۔ میں نے ایطالوی زبان میں ہی حاضرین سے پوچھا کہ یہ کیا یادگار ہے تو انہوں نے بتایا کہ یہ پرانے زمانے کی ایک مسجد ہے۔ اس پر رقت کے ساتھ میں نے حاضرین کو بتایا کہ وہ دور ایک مبارک دور تھا۔ اور آپ میں سے غالباً اب کسی کو بھی یاد نہیں کہ آپ کے آباء واجداد مسلمان تھے۔ کاش آپ میں سے کوئی ایک ہی اس زمانہ کی یاد تازہ کر کے اسلام کی طرف متوجہ ہو؟ اس پر ایک نوجوان آگے بڑھا اور کہنے لگا کہ میں اس بات کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ اسے سلسلہ کے عقائد اور اسلام کی ترقی کے حالات سے واقف کیا گیا تو اس نے اسلام قبول کر کے اپنا نام "محمود" رکھنا پسند کیا۔ دوسرے نوجوانوں پر اس کا گہرا اثر تھا اور اس نوجوان کے ذریعہ وہاں پر ہماری تبلیغ کے انتظامات ہوتے رہے۔

دوسرا واقعہ یہ کہ ہم Messina شہر کی میونسپل کمیٹی کے قریب پہنچے تو وہاں پر ایک فوٹو گرافر ایک عجیب انداز میں ٹکٹکی لگائے کھڑا ہو گیا اور میرے بار بار اصرار پر کہ فوٹو لے لیں حرکت میں نہ آیا۔ آخر کار کہنے لگا۔ فوٹو بعد میں لے لیں گے۔ مجھے آپ سے کچھ دریافت کرنا ہے۔ عرصہ ہوا مَیں نے اور میری بوڑھی والدہ نے ایک ہی رات ایک ہی خواب دیکھی جس میں جلیل القدر انسان حاضرین سے مخاطب ہو کر اسلام کی خوبیاں بتا رہے تھے۔ آپ کے اردگرد اکثر اشخاص موجود تھے مگر ان میں سے دو کی شکلیں مجھے اچھی طرح یاد ہیں۔ ایک کا چہرہ گول اور موٹے نقش تھے اور دوسرے انسان کا چہرہ بہت نورانی تھا۔ اور ان ہر سہ اشخاص کے قریب چوتھے مقام پر آپ موجود تھے۔ باتوں باتوں میں اس جلیل القدر انسان نے آپ کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا کہ اگر ایطالیہ میں آپ لوگوں کو اسلام سمجھنے کی ضرورت ہو تو اس شخص سے اپنا رابطہ قائم کر لیں۔ آپ چاہیں تو مَیں اپنی والدہ کو بھی یہیں بلا لیتا ہوں تا وہ بھی اس خواب کی تصدیق کر دیں۔ چنانچہ اسکی والدہ صاحبہ بھی وہیں پہنچ گئیں اور اس طریق پر اس نے بھی اسی بات کی تصدیق کی جو فوٹو گرافر صاحب نے بتائی تھی۔ مَیں نے سلسلہ کا البم کھول کر سب سے پہلے انہیں حضرت مسیح موعودؑ کا فوٹو دکھایا جس کے بارہ میں انہوں نے بتایا کہ یہی وہ جلیل القدر انسان تھے۔ بعد ازاں میں نے حضرت خلیفہ اولؓ کا فوٹو دکھایا تو اس بات کی تصدیق ہوئی کہ آپ ہی گول چہرے والے اور موٹے نقشوں والے ہیں۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی فوٹو دیکھ کر انہوں نے بتایا کہ یہی وہ انسان ہیں جن کا چہرہ بہت نورانی تھا۔

بعد ازاں جلد ہی اٹلی کا مشن بند کر دیا گیا اور ہر دو مجاہدین کو واپس مرکز میں بلا لیا گیا۔ گو مَیں نے بدستور اٹلی میں اپنی رہائش جاری رکھی۔ اور روزی کے ذرائع خود پیدا کر کے مشکل اور ناموافق حالات کے باوجود 1955ء تک فریضہ تبلیغ بجالاتا رہا۔"

بہرحال حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے 1924ء کے سفر اٹلی اور ہمارے ان ابتدائی مبلغین کے قیام اٹلی اور پھر 1973 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ورود اٹلی کے بعد آج پھر ایک ساعت سعد اٹلی کے دروازوں پر اس انداز میں دستک دے رہی تھی کہ خدا کے مسیح کا پانچواں خلیفہ اہل اٹلی کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلانے اور انہیں پیار کرنے والے رب کے ساتھ پیار کی تلقین کرنے ان کے پاس خود چل کر آ رہا تھا۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ کا قافلہ سپین اور فرانس سے ہوتا ہوا ہائی ویز A8، A10 اور A13 پر سفر کرتا ہوا دو پہر دو بجکر دس منٹ پر اطالوی شہر Jenova جسے امریکہ دریافت کرنے والے کرسٹوفر کولمبس کی جائے پیدائش بیان کیا جاتا ہے، کے قریبی قصبہ Sestri Levante کے پہاڑوں پر واقع Kontiki نام کے ایک ریستوران پر پہنچا جہاں جماعت اٹلی نے نمازوں اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اڑھائی بجے حضرت صاحب نے اس ریستوران کے ایک ہال میں ظہر وعصر کی نمازیں پڑھائیں اور پھر اطالوی کھانا تناول فرمایا جسے جماعت نے ہوٹل والوں سے خصوصی طور پر تیار کروایا تھا۔ یہاں سے قافلہ سہ پہر 3 بجکر 45 منٹ پر جماعت احمدیہ اٹلی کے مشن ہاؤس "بیت التوحید" کی طرف روانہ ہوا جو کہ اٹلی کے صوبہ بلونیا (Bologna) کے ایک قصبہ San Pietro in Casale میں چند سال پہلے خریدا گیا تھا۔ اٹلی میں جماعت کا باقاعدہ قیام تو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی اسلام کے احیائے نو کی تڑپ اور بے قرار دعاؤں اور ہمارے ابتدائی مبلغین کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں 1937ء سے ہو چکا ہے لیکن بعد کے نامساعد حالات اور جماعت کے محدود مالی وسائل کی وجہ سے اس کا تسلسل برقرار نہ رکھا جاسکا۔ اب گزشتہ چند سالوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان سے ہجرت کر کے آنے والے ان مجبور اور مظلوم احمدی مخلصین نے اٹلی کے نقشہ پر جماعت کے نفوذ کے خوبصورت رنگ بھرنے شروع کئے ہیں جن میں سے اکثریت کا تعلق پاکستانی ضلع گجرات کے اس گاؤں سے ہے جسے چک سکندر کہتے ہیں اور جہاں حکومتی کارندوں کی موجودگی میں معصوم احمدیوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی تھی۔ خدا نے ان کی قربانیوں کو رائیگاں نہیں جانے دیا اور اسی دنیا میں اب انہیں اپنے فضل سے اپنی رضا اور خوشنودی کے صدقے کبھی نہ ختم ہونے والی جزا سے نواز رہا ہے۔ اور اس طرح سے وہاں جماعت بھی دن بدن پھل، پھول اور پھیل رہی ہے۔ اس وقت اٹلی میں ان پاکستانی احمدیوں کے علاوہ الجزائر، تیونس، مراکش، بنگلہ دیش اور غانا سے تعلق رکھنے والے احمدی بھی موجود ہیں جو اگرچہ ابھی تو تعداد میں بہت تھوڑے ہیں لیکن ان کے جوش و جذبے اور اخلاص کو دیکھ کر یہ امید کی جاسکتی ہے کہ انشاء اللہ جلد ہی یہ لوگ آیت کریمہ کَمۡ مِّنۡ فِئَةٍ قَلِيۡلَةٍ غَلَبَتۡ فِئَةً كَثِيۡرَةً کے مصداق اس خطۂ ارض پر غالب آنے والوں میں شمار ہونگے اور خدا کی تقدیر نے انہیں اسی مقصد کیلئے یہاں لا کر آباد کیا ہے۔

Med ہوٹل میں قیام

اٹلی کا ایک شہر جسے Est Parma کہتے ہیں وہاں 56 افراد پر مشتمل جماعت قائم ہے جن کا تعلق غانا سے ہے اور وہ سبھی اللہ کے فضل سے پیدائشی احمدی ہیں۔ اس شہر کے ایک پٹرول سٹیشن پر قافلہ بھی پٹرول لینے کیلئے چند منٹ رکا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ 6 بجکر 37 منٹ پر اپنے قافلہ کے ہمراہ Malalbergo قصبہ کے ایک ہوٹل Med میں ورود فرما ہوئے جہاں جماعت نے رہائش کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اس ہوٹل کے مالک دو اٹالین ہیں۔ ایک کا نام Eugenio Vacca ہے جبکہ دوسرے کا نام ہے Luigi Rosignoli۔ اگرچہ ان دونوں نے ہی ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا لیکن ان میں سے Eugenio Vacca (ایوجین یوواکا) نے بذات خود بہت محنت کی اور ہر لحاظ سے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ انتظامات کے دوران ایک موقعہ ایسا آیا کہ جماعتی منتظمین نے جب انہیں کمروں کی سیٹنگ اور وہاں بعض ضروری چیزیں رکھنے کے لئے کہا تو یہ کچھ تنگ پڑے اور کہا کہ میں تو آپ کے مطالبوں سے 'نکوں نک' آ گیا ہوں لیکن جب منتظمین نے انہیں ایم ٹی اے کا کنکشن لگواتے ہوئے یہ کہا کہ آئیں ہم آپ کو دکھاتے ہیں کہ آپ کے پاس کون سا مبارک و مقدس وجود مہمان بن کر آ رہا ہے تو وہ حضور انور ایدہ اللہ کی پرنور وجیہ شخصیت کو دیکھ کر اتنا متاثر ہوئے کہ پھر خود ہی کبھی کسی چیز کو تو کبھی کسی چیز کو اٹھا کر کہتے کہ یہ ان کے شایان شان نہیں۔ یہ بھی بدلنی چاہئے اور وہ بھی بدلنی چاہئے حتی کہ ڈائننگ ٹیبل کے بارہ میں بھی کہنے لگے کہ یہ بھی ان کے لئے مناسب نہیں۔ اسے بھی بدلنا ہے اور پھر خود ہی بازار جا کر نئی ڈائننگ ٹیبل بھی لے آئے۔ انہوں نے حضور کی تشریف آوری سے قبل اٹلی کے ہمارے نیشنل صدر محترم عبد الفاطر ملک صاحب سے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضور کی آمد پر انہیں حضور کو خوش آمدید کہنے کی اجازت دی جائے اور یہ کہ حضور انور ان کے سر پر دست شفقت رکھ کر ان کے حق میں دعا فرمائیں۔ چنانچہ جب قافلہ ہوٹل سے ابھی پچاس کلومیٹر کے لگ بھگ دوری پر تھا تو محترم ملک صاحب نے فون پر انہیں اطلاع دی کہ ہم تقریباً آدھے گھنٹے تک ہوٹل پہنچ جائیں گے۔ اس موقعہ پر آپ محترم رانا نصیر احمد صاحب (جو کہ حضور انور کے دورہ کے انتظامات کے انچارج تھے) اور مکرم نصیر احمد صاحب (صدر جماعت احمدیہ Bologna) کے ساتھ حضور انور کا استقبال کریں اور میں اس وقت آپ کی یہ خواہش بھی حضور کی خدمت میں عرض کر دوں گا کہ حضور ان کے سر پر اپنا دست شفقت رکھ کر ان کے حق میں خیر و برکت کی دعا کریں تو انہوں نے کہا کہ آپ کی یہ بات سن کر میں اپنے جذبات پر قابو نہیں پا رہا۔ مجھے اب آپ مزید کچھ نہ کہیں۔ میں بھلا اس لائق کہاں لیکن میں ان کے استقبال کیلئے بہرحال تیار ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ کی ہوٹل میں آمد پر محترم ملک صاحب نے جب ان کا تعارف کرواتے ہوئے حضور انور کی خدمت میں ان کی اس خواہش کا ذکر کیا تو حضور انور نے فرمایا کہ یہ کام تو ہوٹل سے روانگی پر بھی ہو سکتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی آپ نے نہایت شفقت سے ان صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دعا دی کہ خدا آپ پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ اس موقعہ پر ان کے چہرے پر خوشی کے جو جذبات نظر آ رہے تھے ان کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ اس کے بعد جب بھی حضور انور ایدہ اللہ ہوٹل سے کہیں جاتے یا واپس تشریف لاتے تو یہ صاحب ہمیشہ دروازے پر حضور کے استقبال کے لئے موجود ہوتے۔ ایک شام حضور کی تشریف آوری پر یہ دروازے سے کچھ فاصلے پر کھڑے تھے جس کی وجہ سے حضور انور کی نظر ان پر نہ پڑی تو حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آج وہ صاحب کدھر ہیں؟ اس پر یہ فوراً دوڑ کر آئے اور حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ بارک اللّٰھم۔

Med ہوٹل پہنچ کر حضور نے ان کمروں کا معائنہ کیا جہاں حضور انور اور فیملی کی رہائش کا انتظام تھا۔

بیت التوحید میں حضور انور کا والہانہ استقبال

ہوٹل پہنچنے کے کچھ ہی دیر بعد حضور انور ایدہ اللہ مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھانے کے لئے جماعت احمدیہ اٹلی کے مشن ہاؤس "بیت التوحید" میں تشریف لے گئے جہاں احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد استقبال کے لئے جمع تھی اور خوشی و انبساط کے عالم میں حمدیہ نظمیں اور دعائیہ ترانے پڑھ رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ناصرات کے ترانوں کو ٹھہر کر خاص توجہ سے سنا۔ ان سے تھوڑا آگے عرب احمدی دیدہ و دل فرشِ راہ کئے کھڑے تھے اور بڑے ہی جذب کی کیفیت میں ڈوب کر نہایت خوش الحانی سے "انی معک یا مسرور" کے الہام کا ورد کر رہے تھے اور اس الہام کو پیش نظر رکھ کر فلسطین کے ایک عرب احمدی نے جو نظم لکھی ہے وہ پرجوش ترنم کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔ وفور جذبات میں انہوں نے جب مصافحہ کی خواہش کے ساتھ آگے بڑھنا چاہا تو حفاظتی عملے نے انہیں احتیاطاً روکنے کی کوشش کی لیکن حضور انور ایدہ اللہ بنفس نفیس ان کی طرف بڑھے اور انہیں شرف مصافحہ بخشا تو اس حسن و احسان پر بے اختیار ان سب کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ سبحان اللّٰہ۔ اللّٰہ اکبر۔

اس موقعہ پر ہمارے غانین احمدیوں نے بھی اپنے مخصوص انداز میں درود و سلام پر مشتمل دعائیہ کلمات دہرانے کے ساتھ ایک عجیب پُرسرور کیفیت والی فضا بنا دی۔ اس کے بعد حضور اقدس نمازوں کیلئے Marquee میں تشریف لے گئے اور کچھ توقف کے بعد دریافت فرمایا کہ کیا یہ سب دوست یہاں کے ہی ہیں یا دوسرے ملکوں سے بھی آئے ہوئے ہیں؟ اس پر مکرم صداقت احمد صاحب

(مربی سلسلہ) نے بتایا کہ حضور یہ اٹلی کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے دوست ہیں اور یہ کہ خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اٹلی کی تجنید اب 445 افراد تک پہنچ چکی ہے۔ الحمدللہ۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ ہوٹل Med کی طرف تشریف لے گئے۔

14 اپریل 2010ء

بروز بدھ کو دن کے پہلے وقت تو حضورانور ایدہ اللہ اپنے کمرہ میں ہی تشریف فرما رہے اور دفتری امور میں مصروف وقت گزارا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

شام کو 5:00 بجے آپ ''بیت التوحید'' تشریف لے گئے۔ پہلے نماز ظہر و عصر پڑھائیں اور پھر اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں شام 7:00 بجے تک آپ نے 109 مرد و خواتین اور بچوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ جب حضور ملاقاتوں کے لئے تشریف لائے تو مشن ہاؤس کے ساتھ والی پراپرٹی کے ہال کے نزدیک کار پارک کی گئی۔ مشن ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے محترم فاطر ملک صاحب نے عرض کی کہ یہ ہال ان دنوں کے لئے ہم نے کرایہ پر لیا ہوا ہے تو حضور نے دریافت فرمایا کیا اس کا مالک یہ پراپرٹی نہیں بیچتا؟ انہوں نے بتایا کہ جی حضور بیچتا ہے۔ حضور نے پوچھا کتنا احاطہ ہے اور قیمت کیا ہے؟ عرض کی کہ اس سے پوچھا تو ہے لیکن ابھی تک اس نے کچھ بتایا نہیں۔ اس کے علاوہ آخری گھر والی فیملی بھی اپنا گھر بیچنا چاہتی ہے۔

پھر حضور پرنور نے دریافت فرمایا کہ کیا یہاں جمعہ ہوتا ہے؟ محترم صدر صاحب نے بتایا کہ باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کتنی حاضری ہوجاتی ہے؟ تو انہوں نے عرض کی کہ بیس سے تیس تک ہوجاتی ہے۔ اس پر حضور نے پوچھا کہ امامت کون کرواتا ہے؟ محترم ملک صاحب نے عرض کی کہ مکرم انور صاحب اگر یہاں ہوں تو وہ پڑھاتے ہیں ورنہ مکرم آصف وڑائچ صاحب یا پھر کوئی اور دوست پڑھا دیتے ہیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں مراکش، الجزائر، اور مصر کے نو مبائعین بھی شامل تھے جن کے خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ کے ساتھ پیار و محبت کے انداز ہمیشہ کی طرح سب سے نرالے اور فدائیت کے جذبہ سے معمور تھے۔ ان عرب دوستوں سے ملاقات کے دوران عموماً حضور یہ دریافت فرماتے کہ کب بیعت کی ہے اور کیا جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں پوری تسلی کرلی ہے؟ نیز پوچھتے کہ کس ملک سے تعلق رکھتے ہیں؟ پھر ہر عرب دوست کو الیس اللہ بکافٍ عبدہ والی انگوٹھی پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی سے مَس کرکے اور پھر اپنی انگلی میں پہن کر عطا فرماتے۔ یوں تو اکثر عرب دوست ملاقات کے دوران اشکبار ہوجاتے لیکن جب انگوٹھی ملتی تو پھر کئی دوست جذبات سے مغلوب ہوکر رو ہی پڑتے اور بار بار حضورانور کے دست مبارک کو بوسہ دیتے، چومتے اور آنکھوں سے لگاتے۔ ایک دوست جو کہ تیونس کے رہنے والے ہیں۔ وہ ملاقات کے لئے تین چار دوستوں کے ایک گروپ میں شامل تھے۔ ملاقات کے لئے کرسی پر بیٹھے تو اپنا سر حضور کی ٹیبل پر رکھ کر مسلسل روتے رہے۔ اسی حالت میں انہوں نے اپنی ملاقات کا تقریباً سارا وقت گزار دیا اور مشکل سے ہی حضورانور کے سوالوں کا کوئی جواب دے سکے۔

استقبالیہ تقریب

آج جماعت کی طرف سے حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام بھی کیا گیا تھا جس میں San pietro in casale کے مئیر کے علاوہ اردگرد کے نزدیکی علاقوں کے مئیرز اور کونسلرز تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہ تقریب ساڑھے سات بجے شروع ہوکر رات نو بجے کے بعد تک جاری رہی۔

تلاوت قرآن کریم سے اس کا آغاز ہوا جو مرکزی بنگلہ ڈیسک لندن کے انچارج مکرم فیروز عالم صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالفاطر ملک صاحب (نیشنل صدر جماعت اٹلی) نے معزز مہمانوں کے سامنے جماعت اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تعارف پیش کیا اور بتایا کہ ہر مذہب آخری زمانہ میں جس مسیحا کی آمد کا منتظر تھا وہ مسیح ہمارے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے وجود میں ظاہر ہوچکے ہیں اور آج ان کے پانچویں خلیفہ ہمارے درمیان موجود ہیں اور اس وقت اٹلی کے تاریخی دورہ پر یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔

محترم صدر صاحب کے تعارفی کلمات کے بعد san pietro in casale کے مئیر جناب Roberto Bruneli نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے حضور انور ایدہُ اللہ کو san pietro in casale تشریف لانے پر خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ وہ جماعت کے مفاہمانہ طرزعمل اور شرافت کے معترف ہیں۔ اس تقریب میں تین مئیرز اور درجن بھر کونسلرز کے علاوہ نیشنل پولیس فورس (Carabineri) کے تین اور Polizia Municipale کے دو باوردی اہلکار بھی شامل ہوئے۔ ان کے علاوہ کئی سماجی اور سیاسی وابستگیاں رکھنے والے افرد بھی تشریف لائے۔ San Pietro کے مئیر نے حضورانور کی خدمت میں ایک تحفہ بھی پیش کیا۔ ان کے بعد راوینہ (Ravenna) کی کونسل کے نمائندہ جناب Assesore Ilario Farabegoli نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ ''وہ Comune di Ravenna کے مئیر کی نمائندگی کررہے ہیں۔ آپ نے بھی حضورانور ایدہُ اللہ کو اٹلی آمد پر خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ ہمارے شہر کے ساتھ جماعت احمدیہ کا ایک گہرا اور قریبی تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ اٹلی کا پہلا جلسہ سالانہ راوینہ میں ہی منعقد ہوا تھا اور مجھے بھی اس میں شرکت کی سعادت ملی تھی۔ اس کے علاوہ آپ کے ایک رکن ہماری کونسل کے منتخب کونسلر ہیں۔ ہم مذہبی آزادی اور رواداری کے قائل ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ ہماری کونسل نے حال ہی میں ایک مسجد کی منظوری بھی دی ہے۔ میں نے اکثر آپ کے جلسوں میں ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' کا موٹو آویزاں دیکھا ہے۔ اگر ہم سب اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں تو دنیا میں حقیقی امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ Assesore نے حضورانور ایدہُ اللہ کی خدمت میں چاندی کی ایک شیلڈ پیش کی جو راوینہ شہر سے متعلق تھی۔ اس شیلڈ میں تاریخی مقامات کے ماڈل کے نیچے یہ الفاظ تحریر تھے:

''His holliness حضرت میرزا مسرور احمد کی خدمت میں
Assesore Ilario
Comune di Ravenna Farabegoli
14/04/2010

بعدازاں راوینہ کے ایک ڈسٹرکٹ Roncalceci کے صدر جناب Gianfranco Moschini نے خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے خیرسگالی کا اظہار کیا اور بتایا کہ آپ کی جماعت کے رکن مکرم توصیف احمد قمر صاحب ہمارے علاقہ کے منتخب کونسلر ہیں۔ میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے جماعت سے متعارف کرایا اور اس تقریب میں مدعو کیا۔ جناب Gianfranco Moschini نے حضور کی خدمت میں ایک سنہری شیلڈ پیش کی جو سونے کے پانی سے تیار کی گئی تھی اور اس پر تحریر تھا۔

His holliness امن کے سفیر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس میرزا مسرور احمد کو اٹلی میں خوش آمدید۔
Gianfranco Moschini
presidente Circoscrizione
Roncalceci -Comune di Ravenna
14/04/2010

استقبالیہ تقریب میں حضورانور ایدہ اللہ کا خطاب

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا جوکہ انگریزی زبان میں تھا۔ محترم عبدالفاطر ملک صاحب (نیشنل صدر جماعت اٹلی) کو ساتھ کے ساتھ اس کا اطالوی زبان میں رواں ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔

تشہد و تعوذ کے بعد حضور نے فرمایا: میں تمام معزز حاضرین کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں جو ہماری دعوت پر یہاں تشریف لائے ہیں۔ یہ آپ کی فراخ دلی کا ثبوت ہے، خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ اسلام کے خلاف مہم اور نفرت کا دور دورہ ہے اور مخالفین اسلام کو ایک انتہا پسند مذہب کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ دنیا میں مذاہب بہت ہیں۔ ان میں محض اسلام کو کیوں نشانہ بنایا جاتا ہے، اس بارے میں میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اگر دیانتداری سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اسلام کی ابتدا میں ہی اسلام دشمنی کا دور شروع ہوگیا تھا تاہم اب بعض مسلمان انتہاپسندوں نے بھی جانتے ہوئے یا انجانے میں اسلام کے حسین چہرہ کو داغدار کیا ہے۔ کسی مذہب کی اگر خوبصورتی دیکھنی ہو تو اس کی مذہبی کتاب کو دیکھیں ورنہ اگر مخالف کی بات پر ہی فیصلہ کیا جائے تو دیکھیں کہ بائبل کی تعلیم ہے کہ اگر کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا گال بھی آگے کردو۔ لیکن امریکہ اور دیگر ممالک کا عراق اور دوسرے ممالک میں جو سلوک ہے اسے ہم انصاف پسندانہ نہیں کہہ سکتے۔ برطانیہ میں ایک پبلک انکوائری ہوئی ہے۔ ججوں اور سول سوسائٹی کی رائے پر مبنی اس انکوائری میں بتایا گیا ہے کہ عراق پر حملہ سراسر ظلم ہے لیکن اس کے لئے بائبل کو ذمہ دار نہیں قرار دیا جاسکتا۔

اسی طرح اگر اسلامی تعلیم کو جاننا مقصود ہو تو قرآن کو دیکھیں نہ کہ بعض مسلمان فرقوں کے طرزعمل کو۔ احمدیہ مسلم جماعت کا موقف یہ ہے کہ قرآن اور اسلام انصاف اور امن کی تعلیم دیتے ہیں اور آج اسی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اور اس تعلیم اور سنت رسول کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقی اسلامی تعلیم پیش فرمائی ہے۔ سورۃ المائدہ آیت 33 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص بلا وجہ کسی شخص کو قتل کرتا ہے گویا اس نے تمام انسانیت کا قتل کردیا۔ پس غیر قانونی قتل اور خون کرنا ساری نسل انسانی کے قتل کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ جو شخص ایسے فعل کا مرتکب ہوتا ہے وہ خلافِ اسلام کام کرتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام شدت پسندی کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اسلام تو یہ کہتا ہے کہ اگر کوئی ایک انسان کو بلاجواز نقصان پہنچاتا ہے تو گویا وہ ساری دنیا کا امن برباد کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ انسانیت کے حقیقی علمبردار تھے۔ آپ کی مکی زندگی کا جائزہ لیں تو تیرہ سالہ مکی زندگی گواہ ہے کہ مشرکین مکہ نے تمام تر ظلم کیے۔ مکہ سے نکالا اور ہجرت پر مجبور کیا۔ مگر آپ ﷺ کو جب بھی موقعہ ملتا آپ ان کیلئے دعا کرتے اور فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے۔ ایک دفعہ سخت قحط سالی تھی لوگ مر رہے تھے۔ اس حال میں ابوسفیان آپ ﷺ کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہے تو آنحضور ﷺ بلاتوقف اپنے بدترین دشمنوں کے واسطے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں بارش ہوتی ہے اور قحط سالی دور ہو جاتی ہے۔ لیکن جب خوشحالی آتی ہے تو وہ لوگ پھر دشمنی اور شرارتوں میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ آنحضور ﷺ جیسے اخلاق حمیدہ رکھنے والے شخص کے لئے کیسے کہا جاسکتا ہے کہ وہ انتہاپسندی اور تخریب کاری کی تعلیم دیتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 257 کی روشنی میں اسلامی تعلیم بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مذہب میں جبر جائز نہیں ہے۔ اس کی مثال کے طور پر حضورانور نے حضرت عمرؓ کے ایک غلام کا ذکر فرمایا جو خود کہتا تھا کہ عمرؓ مجھے اسلامی تعلیم کے بارے میں تو سمجھاتے تھے لیکن آپ نے کبھی بھی مجھے قبول اسلام پر مجبور نہیں کیا۔ بلکہ حضرت عمرؓ خود فرماتے تھے کہ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّین۔ آپؓ نے اپنے انتقال سے پہلے اس غلام کو آزاد کردیا اور یہ اسلام اور قرآن کی تعلیم کا ہی نتیجہ تھا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ زبردستی کی تعلیم ہے یا یہ تعلیم امن کے خلاف ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ دشمن نے کہاں سے سنا ہے کہ اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّین۔ اب سوال یہ ہے کہ جن کو جبراً مسلمان بنایا گیا ہو کیا وہ اتنی قربانی دے سکتے ہیں کہ جنگ کے دوران چند مسلمان کئی ہزار کے مقابلے پر کھڑے ہوجائیں۔ نہیں بلکہ جن کے دل ایمان کے نور سے پُر ہوں صرف وہی یہ قربانی دے سکتے ہیں۔ اسلام ایمان کی آزادی اور ضمیر کی آزادی کی جو تعلیم دیتا ہے اس بارے میں ایک حدیث پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ دشمن کی شکست کے باوجود اس کے احساس شکست کو دور کرنے کے لئے آپ نے فرمایا کہ تمہاری دشمنی کے باوجود میں ان اصولوں کو ترک نہیں کرسکتا جن کے لئے میں جنگ کررہا ہوں۔ اور پھر فرمایا کہ تم پر کوئی گرفت نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔ ہر آزادی تمہیں حاصل ہے۔ آپ نے ذمیّوں سے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول تمہیں امن کی یقین دہانی کراتے ہیں۔ حضورانور نے اس موقع پر سورۃ مائدہ کی آیت 9 کا ترجمہ پڑھ کر فرمایا کہ اس آیت کے مطابق بھی اسلام مذہبی معاملات میں مداخلت کی اجازت نہیں دیتا بلکہ ہر شخص کو ضمیر کی آزادی دی گئی ہے۔

اس واضح تعلیم کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر جہاد کیا ہے جو آج ہر شخص کی زبان پر ہے اور جس کے حوالہ سے مسلمانوں کو جنگجو قرار دیا جاتا ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جس زمانہ میں یہ جنگیں لڑی گئی تھیں اس زمانہ کا تجزیہ کریں ورنہ انصاف نہیں ہوگا۔

اسی بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے مکہ میں دشمنوں کے ہاتھوں کافی سختی کا سامنا کیا اور ظلم سہے۔ تیرہ سالوں تک ایسے دردناک حالات کا سامنا کیا کہ محض ان کے تصور سے ہی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ آپ کے بہت سے اصحاب اور قریبی مارے گئے، زہر دیئے گئے۔ منشاء الٰہی کے مطابق انہوں نے ہجرت کی لیکن دشمن نے پیچھا نہ چھوڑا۔ جب ظلم کی انتہا ہوگئی اور اسلام کے مٹ جانے کا خطرہ پیدا ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے دفاع میں ہتھیار اٹھانے کی اجازت دی۔ اصل میں وہ

لوگ اور ان کے مددگار ظلم کی وجہ سے قابل سزا ٹھہرے۔ بے انتہا ظلم کے باوجود جب مکہ فتح ہوا تو آپ نے سب کو معاف کر دیا۔

دفاع کی تعلیم کے باوجود قرآن کی مستقل تعلیم یہ ہے کہ حد سے تجاوز نہیں کرنا۔ چنانچہ سورۃ بقرہ آیت نمبر 194 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنگ کرو جب تک فتنہ ختم نہ ہو جائے۔ فرمایا: اگر وہ باز آجائیں تو پھر تم بھی رک جاؤ کیونکہ تمہارا مقصد امن کا قیام ہے۔ جو ظلم کرتے ہیں ان کے سوا کسی کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھانا۔

جنگ سے قبل آنحضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل نہیں کرنا۔ کسی کا مثلہ نہیں کرنا یعنی اس کے جسم کے اعضاء کو نہیں کاٹنا۔ کسی راہب کو قتل نہیں کرنا اور کسی عبادت گاہ پر حملہ نہیں کرنا، اور نہ ہی اسے جلانا ہے۔ اور کسی پھلدار درخت کو نہیں کاٹنا۔ ہمارے آقا و مولا آنحضرت ﷺ فتح کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ کسی زخمی کو قتل نہیں کرنا۔ جان بچا کر بھاگتے دشمن کا پیچھا نہیں کرنا۔ اور قیدیوں سے حسن سلوک سے پیش آنا ہے۔ کیا کوئی خونی اور تشدد پسند ایسی اعلیٰ تعلیم دے سکتا ہے؟

پس میری آپ سے درخواست ہے کہ چند انتہا پسندوں کی وجہ سے اسلام کو ملزم نہ قرار دیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میری ان باتوں کو آگے لوگوں تک بھی پہنچائیں تا کہ دنیا میں امن اور سلامتی پیدا ہو اور دنیا تباہی سے بچ جائے۔ آخر پر آپ نے ایک دفعہ پھر تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ حضور کے خطاب کے بعد حاضرین نے اپنے روایتی انداز میں بھرپور تالیاں بجا کر حضور انور کے خطاب کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

اس کے بعد آپ نے دعا کروائی اور دعا کے بعد معزز مہمانوں کی کھانے سے تواضع کی گئی۔ کھانے کے دوران تو San Pietro in Casale کے میئر Mr Poberto کے ساتھ حضور انور کی مختصر سی گفتگو ہوئی لیکن انہوں نے دوسروں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھ کر ہمارے نیشنل صدر صاحب سے کہا کہ آپ کے حضور اتنا بلند مرتبہ رکھنے کے باوجود ایک نہایت خوش اخلاق شخصیت کے مالک انسان ہیں۔

کھانے کے دوران مشن ہاؤس کے بارہ میں بھی میئر سے بات ہوئی تو میئر نے کہا کہ اس جگہ پر جماعت احمدیہ کی activities پر ان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ انہوں نے مشن کے لیے اجازت وغیرہ کے سارے طریق میں جماعت احمدیہ اٹلی کی approach کو سراہا اور جماعت کے قانون اور اصول کے مطابق چلنے کی روایت کو پسند کیا۔ حضور انور نے ان کو بتایا کہ ہم ہمیشہ قانون کے مطابق چلنے والے لوگ ہیں اور اس بات کی گواہی دنیا میں 190 سے زیادہ ملک دیتے ہیں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ نیز حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت کی تعلیم یہ ہے کہ جس ملک میں رہیں وہاں کی حکومت کی فرمانبرداری میں رہیں۔

ہمارے مشن ہاؤس کے نزدیکی شہر Galliera کی میئر (جو کہ ایک خاتون ہیں) کی طرف سے محترم صدر صاحب کو e.mail کے ذریعہ استقبالیہ تقریب سے پہلے یہ پیغام ملا کہ ان کی کونسل کی اسی شام اور اسی وقت ایک میٹنگ ہے جس کی وجہ سے وہ اس تقریب میں شامل نہیں ہوسکیں گی۔ لیکن بعد میں انہوں نے خود ہی محض اس لئے اپنی میٹنگ کو ملتوی کر دیا تا کہ ہمارے ڈنر میں شامل ہوسکیں۔

کھانے کے بعد حضور انور مہمانوں کا شکریہ ادا کرنے کے لیے ہر table پر تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے اچھی طرح کھانا کھایا ہے؟ اس دوران حضور انور سے حاضرین کا تعارف بھی کروایا گیا۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے ہر ایک کے پاس رکتے، حال احوال دریافت فرماتے اور مہمانوں سے مختصر بات چیت بھی فرماتے۔ اس دوران حضور انور نے فرمایا کہ مہمانوں میں عورتوں کی کافی تعداد ہے۔ اس پر San Pietro in Casale کے میئر نے بتایا کہ ان کی کونسل میں Majority party میں کل گیارہ کونسلرز میں سے سات کونسلر عورتیں ہیں اور ان میں بھی زیادہ تر young عمر کی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایک اچھی بات ہے۔ اس لیے کہ جہاں عورتیں ذمہ داری کی پوزیشن میں ہوں وہاں ترقی بہت تیزی سے ہوتی ہے۔ عورتیں زیادہ اچھا کام کرتی ہیں۔ ترقی کرنی ہے تو ان کو خدمت کا موقعہ دیں۔

اس تقریب کے مہمانوں میں وہ آرکیٹیکٹ اور انکا بیٹا بھی شامل تھے جنہوں نے ہمارے مشن ہاؤس کی اجازت وغیرہ کے لیے جماعت کی پیروی کی تھی۔ حضور نے ان کے بیٹے کے ساتھ تعارف ہونے پر دریافت فرمایا کہ کیا یہ بھی آرکیٹیکٹ ہیں؟ اس پر آرکیٹیکٹ صاحب نے کہا کہ ظاہر ہے ایک آرکیٹیکٹ نے آرکیٹیکٹ ہی پیدا کرنا تھا۔ اس پر حضور بہت محظوظ ہوئے۔

اس عشائیہ کے دوران حضور انور کے خطاب کو بہت سراہا گیا۔ مہمانوں کا یہ تاثر تھا کہ حضور کے خطاب کا یہ پیغام نہایت واضح ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ حضور انور نے ان کے ان تاثرات کو سن کر محترم صدر صاحب کو ہدایت فرمائی کہ MTA کی ریکارڈنگ سے اس خطاب کا پورا متن لے کر اس کا ترجمہ کیا جائے اور اس کو بطور پمفلٹ شائع کیا جائے اور اس ڈنر میں شامل ہونے والے لوگوں کو خاص طور پر اس کی کاپی بھجوائی جائے۔

اس تقریب کے بعد جب San Pietro in Casale کے میئر اور ان کی سیکرٹری سے محترم نیشنل صدر صاحب کی بات ہوئی تو انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ پروگرام "Bellissimo" رہا جس کا مطلب ہے کہ یہ ایک نہایت ہی خوبصورت پروگرام تھا نیز جماعت احمدیہ کی میزبانی کو انہوں نے "squisito" یعنی نہایت عمدہ قرار دیا۔

استقبالیہ تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ساڑھے نو بجے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر واپس اپنے ہوٹل تشریف لے گئے۔

15 اپریل 2010ء

بروز جمعرات کو پہلا وقت حضرت صاحب نے ہوٹل میں ہی مختلف دفتری مصروفیات میں گزارا اور شام 5 بجکر 30 منٹ پر آپ نے مشن ہاؤس ''بیت التوحید'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد اٹلی کی مختلف جماعتوں کے قرآن کریم کا دور مکمل کرنے والے بچوں اور بچیوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ حضور پرنور نے ان سے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے اور آخر پر دعا کروائی۔ جن خوش نصیب بچوں کو قرآن کریم سنانے کی سعادت ملی ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

1۔ عزیزم سمیع اللہ احمد ابن مکرم اشفاق احمد صاحب آف بلونیہ

2۔ عزیزم یمان بن شاہد ابن مکرم شاہد خلیل صاحب آف راوینہ

3۔ عزیزم عطاء الصبور ابن مکرم اصغر علی صاحب آف روم

4۔ عزیزم عمران احمد ظفر ابن مکرم ظفر اقبال صاحب آف بلونیہ

5۔ عزیزہ رافعہ افضل بنت مکرم محمد افضل صاحب آف روم

6۔ عزیزہ ہالہ زینب بنت مکرم آفتاب احمد صاحب آف راوینہ

7۔ عزیزہ تابندہ قمر بنت مکرم تو صیف احمد قمر صاحب آف راوینہ

8۔ عزیزہ تہنیت قمر بنت مکرم تو صیف احمد قمر صاحب آف راوینہ

9۔ عزیزہ ایمن رحمان بنت مکرم طاہر احمد چودھری صاحب آف بریشیا

ملاقاتیں

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ملاقاتوں کے لئے دفتر تشریف لائے۔ اور 27 فیملیز کے 117 افراد نے آپ سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اسی طرح 39 افراد نے بھی 8 گروپس کی صورت میں اپنے آقا سے ملاقات کر کے دل کی پیاس بجھانے کی کوشش کی اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔

مشن کے آرکیٹیکٹ کی حضور انور سے ملاقات

آج کی ملاقاتوں کے دوران ہمارے مشن کے آرکیٹیکٹ Mr. Persi خصوصی طور پر ملاقات کا وقت لے کر حضور پرنور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ ان کے ہمراہ ان کا بیٹا بھی تھا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ اٹلی کے مشن ہاؤس ''بیت التوحید'' کی خرید کے وقت لوکل کونسل سے اجازتیں وغیرہ لینے کی کارروائی میں اپنی ماہرانہ خدمات بھی مہیا کی تھیں اور اس کے بعد جب مشن ہاؤس کے خلاف ایک مخالف ہوا چلی تو اس دوران بھی انہوں نے جماعت کی قانونی اور Technical پوزیشن کی وضاحت کر کے ہمارا دفاع کیا اور ہر جگہ ہمارا ہر ممکنہ ساتھ دیا۔ ان کی دیرینہ خواہش تھی کہ اگر کبھی حضور انور اٹلی تشریف لائیں تو کسی طرح انہیں بھی ملاقات کا شرف حاصل ہو جائے۔ چنانچہ ان کی آج کی یہ ملاقات اسی خواہش کے احترام میں تھی۔ ملاقات کے دوران انہوں نے حضور انور کو مشن ہاؤس کی Renovation کے پراجیکٹ کے بارہ میں بریف کیا۔ مشن ہاؤس کے سامنے جو زمین ہماری ملکیت ہے اس کا وہ کونہ جو کہ ایک چھوٹے سے قبرستان کے نزدیک ہے اس کے بارہ میں بھی بتایا کہ اپنے پراجیکٹ میں ہم نے وہاں ایک چھوٹا سا تالاب نما حصہ رکھا ہے جس کے اوپر پانی میں اگنے والے پودے لگائے جائیں گے۔ حضور نے پوچھا: کیا وہاں بچوں کے لئے ایک چھوٹا سا پارک اور play area بنایا جا سکتا ہے؟ تو آرکیٹیکٹ صاحب نے کہا کہ جی بن سکتا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ پھر اس کو ذہن میں رکھیں لیکن اگر بنے تو مناسب احاطہ ہو۔ یونہی چھوٹا سا نہ ہو۔ پھر حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا یہاں مسجد بن سکتی ہے؟ آرکیٹیکٹ صاحب نے کہا کہ بن تو سکتی ہے لیکن اس کی اجازت وغیرہ کے لئے وقت لگے گا کیونکہ یہ زرعی علاقہ ہے اور اس کی designation تبدیل کروانی ہو گی۔ آرکیٹیکٹ صاحب نے کاغذ پر ایک ڈیزائین بنا کر دکھایا کہ ان کے ذہن میں مسجد کا کچھ اس طرح کا نقشہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر اس کے ساتھ ایک ہال ہو جو کہ جماعت کے احباب کے علاوہ لوکل کمیونٹی بھی استعمال کر سکے تو کیا ایسا ممکن ہے۔ آرکیٹیکٹ صاحب نے کہا کہ میرے ذہن میں بھی اسی قسم کا خیال تھا اور یوں لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم دونوں سے مخاطب ہے۔ حضور ان کی اس بات پر مسکرا دیئے۔

پھر آرکیٹیکٹ صاحب نے کہا کہ میرے ذہن میں یہاں ایک لائبریری بنانے کا بھی خیال تھا۔ حضور نے ان کے اس خیال کو بھی پسند فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور نے فرمایا کہ مشن ہاؤس کی Renovation کا پراجیکٹ تو ایک چھوٹا سا پراجیکٹ ہے۔ اصل پراجیکٹ تو مسجد بنوانے کا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں احساس ہے کہ اس کام پر وقت لگے گا لیکن آپ اس پر فوری کام شروع کر دیں اور اس کے لئے راستہ ہموار کرنے کی کوشش کریں۔ آرکیٹیکٹ صاحب نے کہا کہ میں فوراً میئر سے رابطہ کر کے اس بارہ میں بات کرونگا۔ آخر میں آرکیٹیکٹ صاحب اور ان کے بیٹے نے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی اور رخصت کی اجازت چاہی۔

ملاقاتوں کے بعد 8 بجکر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے ہال میں تشریف لے گئے اور نمازیں پڑھانے کے بعد واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔ (باقی آئندہ) ☆☆☆☆

M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 5 August 2010 Issue No. 31

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

جلسہ میں آنے کی اصل غرض دین سیکھنا اور اپنے دل و دماغ کو پاک کرنا اور اللہ کے قرب پانے کی منازل کو طے کرنا ہے

جلسہ میں شامل ہونے والا ہر احمدی خاموش تبلیغ کرنے والا اور احمدیت کا سفیر ہوتا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 جولائی 2010 بمقام حدیقۃ المہدی لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیات کریمہ اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِاللّٰهِ وَ بَشِّرِالْمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ التوبہ آیت:۱۱۲) کی تلاوت کی اور فرمایا: اس آیت میں ان لوگوں کا نقشہ کھینچا گیا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں اور اپنے ایمان کی اصالت کی وجہ سے خدا سے بشارت پانے والے ہیں۔ گویا یہ خصوصیات رکھنے والے حقیقی مومن کہلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: توبہ کرنے والے ایسی توبہ جو توبہ کا حق ہے، عبادت کرنے والے ایسی عبادت جو عبادت کا حق ہے، حمد کرنے والے جو حمد کرنے کا حق ہے، اللہ کی راہ میں خالص ہو کر سفر کرنے والے یعنی ایسا سفر جو دین کی غرض سے اور دین سیکھنے کیلئے ہو، مکمل طور پر خدا کے حضور جھکنے والے اور عاجزی اور بے نفسی کا مکمل اظہار کرنے والے۔ انتہائی انکسار عاجزی اور کامل فرمانبرداری سے خدا کے آگے سجدہ کرتے ہوئے ماتھا ٹیکنے والے، خدا کے پیغام کا داعی بنکر نیکیوں کا حکم دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے۔ فرمایا: ظاہر ہے یہ تب ہو سکتا ہے جب اپنے اندر یہ تبدیلی پیدا ہو جائے۔ برائیوں سے بچنے والے ہوں اور نیک اعمال بجا لانے والے ہوں اور جس میں یہ خصوصیات پیدا ہو جائیں یعنی توبہ کی طرف توجہ، عبادت کی طرف توجہ، اللہ کی حمد کی طرف توجہ، دین سیکھنے کی خاطر سفر کرنا اور رکوع وسجود کی طرف توجہ تو اُن میں یقیناً یہ خوبی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ برائیوں سے دور بھاگنے والے اور ان کے ہر قول و فعل سے نیکی کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے اور یہی لوگ اس مرتبہ تک پہنچتے ہیں جس کا اللہ نے ذکر فرمایا ہے کہ اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں اس گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ جو اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں نیکیوں میں بڑھتے جانے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت آپ جو میرے سامنے بیٹھے ہیں، میری دُعا ہے اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ ان خصوصیات کے حامل بننے کی کوشش کرتے ہوئے اس گروہ میں شامل ہونے کیلئے تشریف لائے ہیں۔ آپ میں سے ایک بڑی تعداد ان مسافروں کی ہے جنہوں نے تکلیف اٹھا کر یہ سفر اختیار کیا اور آج جلسہ میں شامل ہونے کیلئے تشریف لائے ہیں۔ اور یہ خدا کی نظر میں مومنین کی جماعت کی ایک بہت بڑی خصوصیت ہے کہ وہ دین کی خاطر تکلیف اٹھا کر سفر کرتے ہیں تبھی خدا تعالیٰ نے اس مذکورہ گروہ میں ان للّٰہی سفر اختیار کرنے والوں کو شامل فرمایا تاکہ وہ اپنی نیکی اور تقویٰ کی حالت کو مزید صیقل کرنے والے بنیں۔

فرمایا: آج جو لوگ ایک نیک مقصد کیلئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان بنکر یہاں آئے ہیں، دنیوی اغراض کی بجائے ان اعلیٰ مقاصد کو مزید اپنے پیش نظر رکھیں جو بیان ہوئے ہیں۔ فرمایا: بے شک ایسے سفر کرنے والوں کے لئے خدمت کا نظام موجود ہے لیکن جو للّٰہی سفر اختیار کرنے والے ہوتے ہیں ان کی دنیوی ضروریات اور آراموں کی طرف بہت کم توجہ ہوتی ہے اور اس جمع ہونے کی روح اور بنیادی مقصد سے فیض پانے کی زیادہ کوشش ہوتی ہے۔ پس اپنے آپ کو دنیوی مسافروں کے زمرے میں لانے کی کوشش نہ کریں۔ اگر اس بات کو سمجھ جائیں گے تو میزبانوں کی کمزوریوں سے صَرف نظر کرنے والے بن جائیں گے۔ فرمایا: اگر مہمان اپنے سفر کے مقصد کو پیش نظر رکھیں گے اور اپنی نیکیوں کو مزید نکھارنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً بشارت پانے والے مومنین کے زمرے میں شامل ہونے والے بنیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بیعت میں آنے والے مہمانوں کی بہت تکریم فرماتے تھے لیکن جلسہ کے مہمانوں کیلئے فرماتے تھے کہ ایک ہی انتظام ہے لیکن ساتھ ہی عام حالات میں بھی ہر مہمان کے دل میں یہ بات راسخ فرماتے تھے کہ تمہاری یہاں آنے کی اصل غرض دین سیکھنا ہے اور اپنے دل و دماغ کو پاک کرنا اور اللہ کے قرب پانے کی منازل کو طے کرنا ہے۔ پس یہی غرض ہے جس کے حصول کیلئے آپ ہر سال مہمان بنکر یہاں آتے ہیں اور جمع ہوتے ہیں اور اسی غرض کے لئے جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کو جلسہ میں شامل ہونے کیلئے آنا چاہئے۔

فرمایا: ایک مومن کیلئے اپنے وقت کا صحیح استعمال انتہائی ضروری ہے۔ ایسے موقعوں پر جب سب جمع ہوتے ہیں۔ عزیزوں، واقف کاروں کی ایک دوسرے سے ملاقاتوں اور مل بیٹھنے کی خواہش بھی ہوتی ہے اب جبکہ صرف ایک ملک کے نہیں بلکہ دوسرے ملکوں کے عزیزوں سے ملاقات کے سامان ہوتے ہیں، حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ عظیم بھائی چارے کی بنیاد پڑ چکی ہے اور آپ نے جلسے کا ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ تعلقات استحکام پذیر ہوں، ہم ایک قوم بن جائیں اس کے لئے ظاہر ہے مل بیٹھنے کی واقفیت بڑھانے کی ضرورت بھی ہوگی۔

فرمایا: یہ مل بیٹھنا بعض دفعہ اتنا لمبا ہوتا ہے کہ خوش گپیوں میں ساری رات گذر جاتی ہے۔ کھانے کی مارکی میں باتوں میں اتنا لمبا وقت ہوتا ہے کہ نمازوں کی ادائیگی کیلئے یاددہانی کرانی پڑتی ہے۔ اسی طرح گھروں میں رہنے والے بھی وقت ضائع کر رہے ہوتے ہیں اور جلسہ پر آنے کی اصل غرض کو بھول جاتے ہیں۔ فرمایا: ہر کام میں اعتدال ہونا چاہئے اور یہی ایک مومن کی شان ہے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مومنوں کو عمومی توجہ دلائی ہے کہ بیٹھے وقت نہ ضائع کیا کرو۔ جو گھر والے ہیں ان کے وقت کا بھی خیال رکھا کرو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مہمانوں اور میزبانوں کو بعض اور ضروری امور کا ذکر کرتے ہوئے غصہ کو دبانے، جلسہ کے ماحول کے تقدس کو مدنظر رکھنے اور صبر حوصلہ کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا: اگر انجانے میں کارکن سے غلطی ہو جائے یا چیکنگ میں دیر لگ جائے تو بُرا منانے کی بجائے حوصلہ دکھانا چاہئے۔ فرمایا: اگر وسعت حوصلہ پیدا ہو جائے تو تمام بدمزگیاں اور جھگڑے ختم ہو جائیں۔ لہٰذا تمام مہمان اور ڈیوٹی دینے والے دونوں وسعت حوصلہ دکھائیں۔

فرمایا: تمام مہمان یہاں ایک نیک مقصد کیلئے آئے ہیں، اس مقصد کے حصول کی کوشش کریں محبت و اخوت کی مثال بن جائیں۔ فرمایا: ہر مہمان جو یہاں آیا ہے، اپنے سفر کو خالصۃً للہ بنانے کی کوشش کرے۔

فرمایا: جس طرح خدمت کرنے والا ہر کارکن احمدیت کی خاموش تبلیغ کر رہا ہوتا ہے اسی طرح جلسہ میں شامل ہونے والا ہر احمدی احمدیت کا سفیر ہے۔ فرمایا: اتنا بڑا مجمع اور بغیر کسی شور و فساد کے ہر کام بڑے آرام سے چل رہا ہوتا ہے، اس بات کو دیکھ کر غیر از جماعت یہ کہتا ہے کہ مسلمانوں کا یہ رخ ہم نے پہلی بار دیکھا ہے۔ فرمایا: یہ ایک خاموش تبلیغ ہے جو ہر احمدی جلسے کے دنوں میں کر رہا ہوتا ہے۔ جلسہ میں شامل ہونے والے صرف اپنی اصلاح نہیں کر رہے ہوتے بلکہ بہتوں کو سیدھی راہ دکھانے کا باعث بھی بنتے ہیں۔ اس عمل سے اللہ کے پیار کی نظر پہلے سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں پر پڑتی ہے جو اللہ کی خاطر صبر و برداشت کا مادہ ظاہر کر رہے ہوتے ہیں اور اعلیٰ اخلاق کا اسلامی نمونہ دکھا رہے ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کے وارث بن رہے ہوتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بعض اور امور کی طرف توجہ دلانے کے بعد فرمایا: یہ وسعت حوصلہ ہر ایک کو اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے اور اس کا عملی اظہار اپنی زندگی میں کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: کہ ان دنوں میں سلام کو رواج دیں اور یہ عادت مستقل پڑ جائے۔ سلام، سلامتی کا پیغام اور محبت کا اظہار ہے، بھائی چارے کی بنیاد ہے۔ یہ بات بھی ہر مومن کو اپنے مدنظر رکھنی چاہئے۔

فرمایا: ان تین دنوں میں اگر کسی کی مہمان نوازی میں کمی رہ گئی ہو تو وہ درگذر کریں۔ پیار سے توجہ دلا دیں تاکہ خامیاں دور ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ جلسہ کی برکات سے سب کو فیض اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر پر حضور انور نے سیکورٹی کے تعلق سے فرمایا کہ جلسہ میں شامل ہونے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنے گردوپیش پر نظر رکھے اور کسی بھی شک کی صورت میں فوراً انتظامیہ کو اطلاع دے اور پروگرام کی تفصیلی ہدایات پر عمل کریں۔ دعاؤں میں وقت گذاریں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆